زرین اُردو

Zareen Urdu

ترتیب وتالیف

سید ظفر احسن کریمی

ایم۔اے، اردو۔ایم، بی، اے

کہکشاں کریمی، عالمہ، معلّمہ

5 قائدہ

© सर्वाधिकार प्रकाशकाधीन सुरक्षित।
प्रकाशक की पूर्व लिखित अनुमति के बिना इस पुस्तक के किसी भी भाग को छापना तथा इलेक्ट्रॉनिकी-मशीनी फोटोप्रतिलिपि, रिकॉडिंग अथवा अन्य किसी विधि से पुनः प्रयोग द्वारा संग्रहण अथवा प्रसारण पूर्णतया वर्जित है।

वैद्यानिक चेतावनी

اس کتاب کو صحیح طریقہ پر شائع کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اگر کتاب میں کوئی غلطی یا خامی رہ گئی ہو تو اس کے لئے مصنف / مؤلف، ڈزائنر یا ناشر کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ کتاب کو مزید عمدہ بنانے کے لئے آپ کے مشورہ اور غلطیوں کی نشاندہی کے لئے ہم آپ کے ممنون رہیں گے۔

فہرست

1	یا رب (نظم)	3
2	عقل مند کسان	5
3	کمپیوٹر اور ہم	10
4	سچ کی طاقت	13
5	ٹیلی فون	16
6	خوش کرنا ناممکن	18
7	چاپلوس	21
8	ایک پہاڑ اور گلہری	26
9	کھدّر کا کفن	29
10	ٹیپو سُلطان	33
11	ماں کا احترام	36
12	علّامہ اقبال کا بچپن	39
13	ہمارے تہوار	42
14	کابلی والا	48
15	گرمی آئی	54
16	گھوڑے اور ہرن کی کہانی	56
17	صبح کی آمد	60

© सर्वाधिकार प्रकाशकाधीन सुरक्षित।

प्रकाशक की पूर्व लिखित अनुमति के बिना इस पुस्तक के किसी भी भाग को छापना तथा इलेक्ट्रॉनिकी-मशीनी फोटोप्रतिलिपि, रिकॉर्डिंग अथवा अन्य किसी विधि से पुनः प्रयोग द्वारा संग्रहण अथवा प्रसारण पूर्णतया वर्जित है।

वैधानिक चेतावनी

اس کتاب کو صحیح طریقہ پر شائع کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اگر کتاب میں کوئی غلطی یا خامی رہ گئی ہو تو اس کے لئے مصنف /مؤلف، ڈزائنر یا ناشر کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ کتاب کو مزید عمدہ بنانے کے لئے آپ کے مشورہ اور غلطیوں کی نشاندہی کے لئے ہم آپ کے ممنون رہیں گے۔

1

یا رب

Oh! God

یا رب یہی دُعا ہے تجھ سے سدا ہماری
ہمت بڑھا ہماری، قسمت بنا ہماری
نفرت بُرائی سے ہو، اُلفت بھلائی سے ہو
رغبت صفائی کو ہو یہ ہے دعا ہماری

کہنا بڑوں کا مانیں، اچھا بڑوں کو جانیں
سب اپنے جی میں ٹھانیں یہ ہے رضا ہماری
تیرے کرم کا، ہر دم ہو سر پہ سایہ
تیری مدد خدایا ہو رہنما ہماری

ہر علم کے خزانے، پائیں نئے پُرانے
اس طرح سے ٹھکانے محنت لگا ہماری
پڑھ لکھ کے نام پائیں، کچھ کام کر دکھائیں
تیرے حضور میں ہے یہ التجا ہماری

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

رب = پالنے والا (خدا) (God) الفت = محبت، لگاؤ (love) التجا = درخواست (request) رغبت = دلچسپی، شوق (hobby)

قسمت = نصیب، مقدر (luck)

ا۔ سوچیے اور بتائیے۔

ا۔ پہلے شعر میں بچے خدا سے کیا دعا مانگ رہے ہیں؟

۲۔ بچے کس چیز سے محبت کرنا چاہتے ہیں؟

۳۔ بچّے نے اپنے جی میں کس بات کو ٹھاننے کی خواہش کی ہے؟

۴۔ علم کے بارے میں بچوں نے کیا دعا مانگی ہے؟

۲۔ نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے۔

ا۔ ہمت بڑھا ہماری ______________ بتا ہماری

۲۔ نفرت برائی سے ہو ______________ بھلائی سے ہو

۳۔ سب اپنے جی میں ٹھانیں یہ ہے ______________ ہماری

۴۔ ہر علم کے ______________ پائیں نئے پرانے

۵۔ تیرے حضور میں ہے یہ ______________ ہماری

2

عقل مند کسان

Wise Farmer

پرانے زمانے میں ہندوستان میں ایک راجا راج کرتا تھا۔ یہ راجا بہت رحم دل تھا۔ اس کے راج میں سب خوش تھے۔ راجا اپنی رعایا کی حالت دیکھنے کے لیے کبھی کبھی محل سے باہر نکلا کرتا۔ سب لوگ راجا کی عزّت کرتے تھے۔ ایک دن راجا گھومنے گیا۔ راستے میں اُسے ایک کسان دکھائی دیا۔ کسان اپنے کھیت پر کام کر رہا تھا۔

راجا اس کے کھیت پر گیا۔ اس کھیت میں کسان نے گیہوں بو رکھے تھے۔ کھیت بہت ہرا بھرا تھا۔ راجا کھیت دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس نے کسان سے جا کر پوچھا ''تم اس کھیت سے کتنا کما لیتے ہو؟''

کسان نے جواب دیا ''حضور بس یہ سمجھ لیجیے ایک روپیہ روز کے حساب سے پڑ جاتا ہے۔

اچھا ایک روپیہ روز۔ تو پھر تم اس ایک روپیہ کا کیا کرتے ہو؟'' راجا نے پوچھا۔ ''جی اس ایک روپیہ

میں چار آنے تو روز کھالیتا ہوں۔ چار آنے کا قرض اتارتا ہوں اور چار آنے قرض دیتا ہوں۔اب باقی بچے چار آنے تو انھیں کنویں میں پھینک دیتا ہوں۔“

راجا کسان کی بات سُن کر حیران ہوا، اس سے پوچھا ”میں تمھاری بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ مجھے اس کا مطلب بتاؤ۔“ کسان نے ہاتھ جوڑ کر کہا ”حضور اس کا مطلب یہ ہے کہ چار آنے جو کھاتا ہوں وہ تو میرے اوپر اور میری بیوی پر خرچ ہوتے ہیں۔ چار آنے کا جو میں قرض اتارتا ہوں اس کا مطلب ہے کہ چار آنے میں اپنے ماں اور باپ پر خرچ کرتا ہوں۔ اُنھوں نے مجھے پالنے پوسنے پر جو خرچ کیا تھا وہ مجھ پر قرض ہے۔ چار آنے جو قرض دیتا ہوں وہ میں اپنے بچّوں پر خرچ کرتا ہوں تاکہ جب بوڑھا ہو جاؤں تو وہ میری خدمت کر سکیں۔ چار آنے جو کنویں میں پھینکتا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں اتنا خیرات کر دیتا ہوں۔“ راجا یہ جواب سُن کر بہت خوش ہوا۔ اس نے کسان کو انعام دیا اور کہا ”دیکھو جب تک تم میرا منھ سو بار نہ دیکھ لو اس بات کو کسی کو نہ بتانا۔“ کسان نے وعدہ کر لیا۔ راجا اپنے محل واپس چلا آیا۔

اگلے دن اس نے یہ بات درباریوں کو بتائی اور اس نے سب سے اس کا مطلب پوچھا، مگر کوئی بھی اس کا مطلب نہ بتا سکا۔ وزیر بہت ہوشیار تھا۔ اس نے راجا سے کہا ”سرکار کل میں اس کا مطلب آپ کو بتا دوں گا۔“

وزیر اسی دن اس کسان کے پاس گیا اور اس سے اس کی بات کا مطلب پوچھا۔ کسان نے کہا ”راجا نے مجھے منع کیا ہے۔ میں جب تک سو بار راجا کا منھ نہ دیکھ لوں تمھیں اس کا مطلب نہیں بتا سکتا۔“

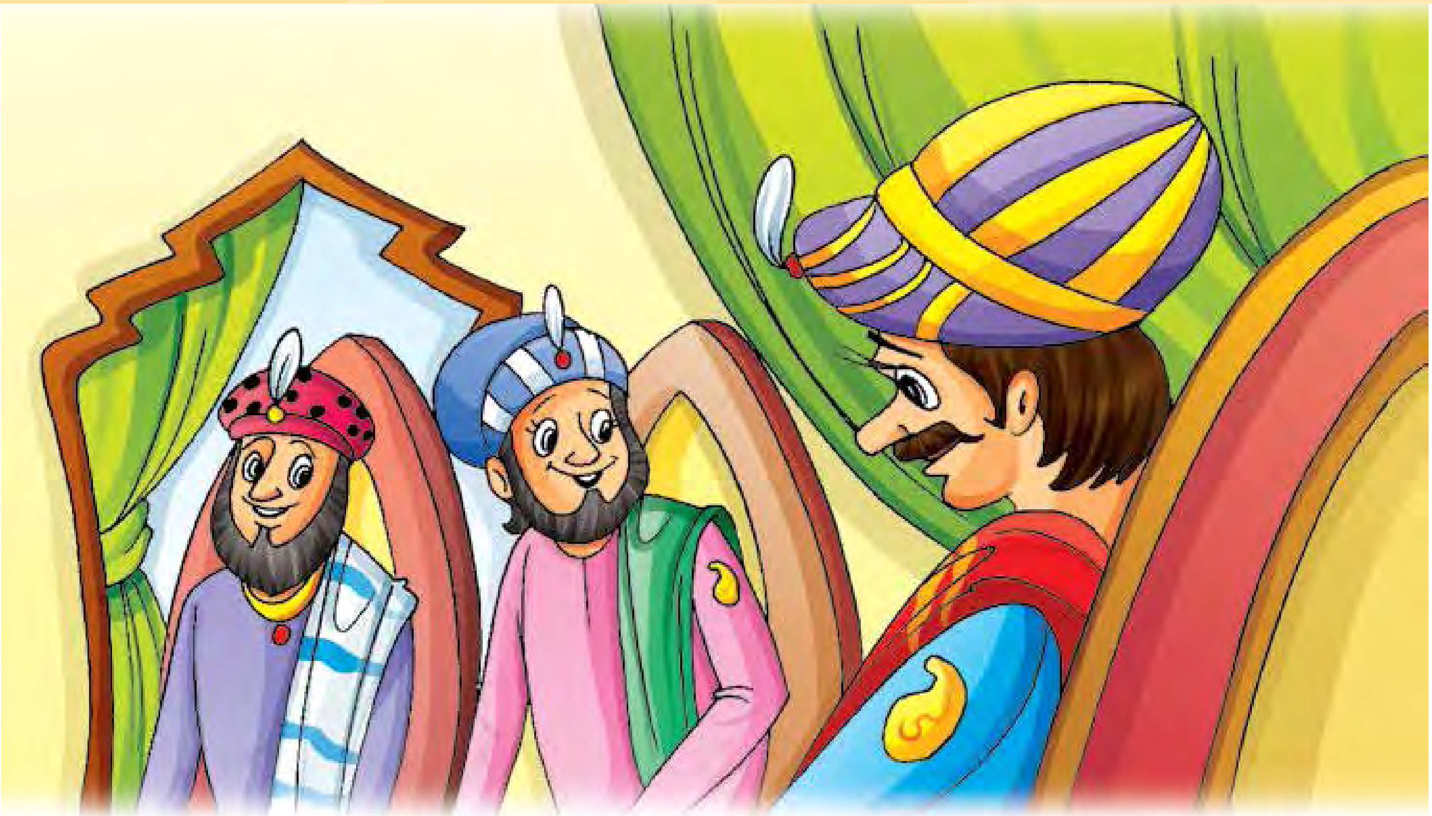

وزیر نے کہا ”کوئی ترکیب بتاؤ میں راجا سے وعدہ کر چکا ہوں کہ کل اُسے اس کا مطلب ضرور بتاؤں گا۔“

کسان کچھ دیر تک تو سوچتا رہا اور پھر اس نے کہا ”ایک ترکیب ہے، تم مجھے سو اشرفیاں دو، میں تمھیں یہ بات بتا دوں گا۔“ وزیر اس کے لیے تیار ہو گیا۔ اس نے کسان کو اسی وقت سو اشرفیاں دے دیں، کسان بہت خوش ہوا اور اس نے وزیر کو سب کچھ بتا دیا۔ اگلے دن دربار میں راجا نے وزیر سے کسان کی بات کا مطلب پوچھا تو وزیر نے کسان کی بات کا ٹھیک ٹھیک مطلب بتا دیا۔ راجا کو کسان پر بہت غصّہ آیا۔ اس نے فوراً سپاہی بھیج کر کسان کو دربار میں بُلا نے بھیجا۔ کسان دربار میں آیا تو راجا نے کہا ”تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ کسی کو اپنی بات کا مطلب نہیں بتاؤ گے لیکن تم نے وزیر کو سب کچھ بتا دیا۔ تم نے وعدہ خلافی کیوں کی؟ کسان نے کہا ”سرکار آپ سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک میں آپ کا منھ سو مرتبہ نہ دیکھ لوں اس راز کو کسی سے نہ بتاؤں۔“

"ہاں ٹھیک ہے مگر تم نے ایک مرتبہ بھی میرا منھ نہیں دیکھا۔" "نہیں سرکار میرے پاس سو اشرفیاں ہیں۔ ان پر آپ کی تصویر بنی ہے۔ میں نے سو اشرفیوں کو دیکھ کر ہی یہ بات بتائی ہے۔"

راجا کسان کی عقل مندی پر بہت خوش ہوا اور اس نے اُسے سو اشرفیاں اور انعام میں دیں۔

کسان خوشی خوشی راجا کو دعائیں دیتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

قرض-اُدھار (loan) راز-بھید (secret) دربار-شاہی عدالت (royal coart)

ا۔ سوچیے اور بتایئے:-

ا۔ راجا محل سے باہر کیوں نکلتا تھا؟

۲۔ راجا نے کسان سے کیا سوال کیا؟

۳۔ کسان ایک روپیہ کس طرح خرچ کرتا تھا؟

۴۔ کسان نے ایک روپے کے خرچ کا کیا مطلب بتایا؟

۵۔ راجا کو کسان پر کیوں غصّہ آیا؟

۶۔ کسان نے راجا سے کیا وعدہ کیا تھا؟

۷۔ کسان نے اپنا وعدہ کس طرح نبھایا؟

۲۔ خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریئے:-

ا۔ پرانے زمانے میں ہندوستان میں ایک راجا ______ کرتا تھا۔

۲۔ کسان اپنے ______ پر کام کر رہا تھا۔

۳۔ ______ روز کے حساب سے پڑ جاتا ہے۔

۴۔ ______ اسی دن کسان کے پاس گیا۔

۵۔ مجھے سو ______ دو میں تمھیں یہ بات بتا دوں گا۔

۶۔ کسان خوشی خوشی راجا کو ______ دیتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

۳۔ صحیح جملے پر صحیح (✓) اور غلط پر غلط (✗) کا نشان لگائیے:-

ا۔ راجا بہت رحم دل تھا۔ ☐

۲۔ کسان روزانہ پانچ روپے کما تا تھا۔ ☐

۳۔ کسان نے کھیت میں چاول بو رکھے تھے۔ ☐

۴۔ وزیر نے کسان کو ہزار اشرفیاں دیں۔ ☐

۴۔ نیچے دیئے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:-

وعدہ خلافی	غصّہ	ترکیب	خدمت	خرچ	قرض	ہرا بھرا

3

کمپیوٹر اور ہم

We and Computer

یہ کمپیوٹر کا دور ہے۔ آپ نے کمپیوٹر ضرور دیکھا ہوگا۔ کمپیوٹر کا استعمال اسکولوں کالجوں، کھیل کے میدانوں، دفتروں، دکانوں اور مکانوں سے لے کر ہوائی جہازوں اسٹیشنوں اور ریل گاڑیوں کو چلانے میں ہو رہا ہے۔ زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ریڈیو۔ ٹیلی فون، ٹیلی ویزن اور اخبارات ہر جگہ آج سارے کام کمپیوٹر سے لیے جا رہے ہیں۔ چند سال پہلے تصوّر بھی نہ تھا ۱۹۱۹ء کے آس پاس پہلا الکٹرانک کمپیوٹر بنا تھا۔ شروع میں معمولی کام میں استعمال ہوتا تھا۔ پہلے کچھ کاموں میں اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پھر سائنس پر کافی توجہ دی گئی اور ایسے کمپیوٹر بنائے جانے لگے جن سے صرف حساب کے سوال حل کرتے بلکہ یادداشت (Memory) میں بہت سی معلومات محفوظ کی جانے لگیں۔

اب ایسے کمپیوٹر ایجاد ہو چکے ہیں جن پر اور بھی کام کئے جا سکتے ہیں۔ ان کمپیوٹروں کے ذریعہ حساب کے پیچیدہ سے پیچیدہ سوالات ایک سیکنڈ سے ہزارویں حصّہ میں حل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک کامیاب کمپیوٹر ۱۹۴۴ء

میں جناب ''ہاورڈ ائی کین'' نے بنایا تھا۔ یہ اپنے آپ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ یہ دیکھنے میں ایک ٹی۔وی جیسی چیز ہوتی ہے جیسے مونیٹر (Monitor) کہتے ہیں۔ایک چھوٹی سی ڈبّی ہوتی ہے جسے ماوس (Mouse) کہتے ہیں۔

کمپیوٹر کا سارا نظام ماوس اور کی بورڈ کے ذریعہ چلتا ہے۔ان کے ذریعہ کمپیوٹر پر باتیں ٹائپ کی جاتی ہیں۔

وہ اسکرین پر آجاتی ہیں۔اس کے ساتھ ہی چھاپنے کا ایک آلہ لگا ہوتا ہے جسے پرنٹر (Printer) کہتے ہیں۔

مونیٹر، کی بورڈ اور پرنٹر کے علاوہ سیٹ کے ساتھ ایک ڈبّا جیسی چیز ہوتی ہے، اس سے اندر بٹن لگے ہوتے ہیں جس سے پورا سیٹ کھلتا اور بند ہوتا ہے۔اس ڈبّے کو سی۔پی۔یو (C.P.U) کہتے ہیں۔حقیقت میں کمپیوٹر کا سب سے اہم حصّہ سی، پی، یو ہے جسے کمپیوٹر کا دماغ کہہ سکتے ہیں۔ہم کمپیوٹر پر جو بھی کام کرتے ہیں وہ سی، پی، یو سے اندر ہارڈ ڈیسک (Hard Disk) میں جمع ہو جاتا ہے۔ہم جب بھی چاہیں اسے استعمال میں لا سکتے ہیں۔

کمپیوٹر کے اندر اتنی ساری سہولیات ہونے کی وجہ سے ہم اس کے اندر سارے الفاظ کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اب ریل اور ہوائی جہاز کے ٹکٹ بھی کمپیوٹر سے بنائے جا رہے ہیں۔دفتر کے تقریباً سارے کام اس کے ذریعہ کئے جا رہے ہیں۔ بینک کے سارے کھاتوں کو اس کے اندر محفوظ کر کے رکھنا آسان ہو گیا ہے۔اب تو کمپیوٹر کے ذریعہ بڑی بڑی مشینیں چلائی جاتی ہیں۔مشینوں کو جانچنے اور کام کے درست ہونے کا اندازہ بھی کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹری کے فن میں کمپیوٹر نے بہت کمال کر دکھایا ہے۔جسم کے اندرونی حصّوں کی جانچ کرنے کا کام اس کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ کام بغیر آپریشن کے آسان نہ تھا۔انسانوں کی سہولت کے لئے موسم کی زیادہ تر خبریں اس سے ملتی ہیں تاکہ بہت ساری پریشانیوں سے بچا جا سکے۔

اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اب زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں کمپیوٹر اپنے کارنامے نمایاں انجام دے رہا ہے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

ایجاد = نئی چیزوں کی کھوج (Invention) پیچیدہ = مشکل (hard) محفوظ کرنا = اسٹور کرنا = بچا کر رکھنا (to save)

نمایاں = بڑے اور اچھے کام (big and good work) تصوّر = دھیان، خیال (care)

۱۔ نیچے لکھے سوالوں کے جوابات دیجیے۔

۱۔ کیا اسکولوں، کالجوں، کھیل کے میدانوں اور دفتروں وغیرہ میں کمپیوٹر کا استعمال ہو رہا ہے؟

۲۔ پہلا الیکٹرانک کمپیوٹر کس نے بنایا تھا؟

۳۔ جناب 'ہاورڈ آئی کین' نے ایک کامیاب کمپیوٹر بنایا تھا؟

۴۔ کمپیوٹر کے ذریعہ کون کون سے کام لئے جا سکتے ہیں؟

۲۔ خالی جگہ بھریئے۔

۱۔ ہم سبھی کام کرتے ہیں وہ سی، پی، یو کے اندر ________ میں جمع ہوتا ہے۔

۲۔ ________ کمپیوٹر کا دماغ کہہ سکتے ہیں۔

۳۔ مشینوں کو جانچنے اور کام کے درست ہونے کا اندازہ ________ سے جمع ہوتا ہے۔

۴۔ موسم کی زیادہ تر ________ کمپیوٹر سے ملتی ہیں۔

4

سچ کی طاقت

(Strength of Truth)

پرانے زمانے کی بات ہے ایک نوعمر لڑکا جس کی عمر یہی کوئی نو-دس سال ہوگی علم کا شوق رکھتا تھا۔ اپنے اِسی علم کے شوق کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنے وطن سے بغداد روانہ ہوا۔

چونکہ اُن دِنوں تنہا سفر کرنا بہت مشکل تھا۔ جنگل کے سنسان راستوں سے ہوکر گزرنا پڑتا تھا۔ جہاں سے گزرنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ چور، ڈاکو اور جنگلی جانوروں سے جان و مال کا خطرہ ہر وقت لگا رہتا تھا۔ پھر اُس وقت آج کی طرح ریل گاڑیاں اور ہوائی جہاز نہیں تھے۔ اِس لئے دور دراز کے سفر قافلے بنا کر طے کئے جاتے تھے۔ یہ نوعمر لڑکا بھی بغداد جانے کے لئے ایک قافلے میں شامل ہوگیا۔

کچھ دنوں تک تو یہ قافلہ سلامت اپنی منزل کی طرف چلتا رہا۔ لیکن ایک جگہ پہنچ کر ڈاکوؤں کے ایک جتھے نے اُس پر حملہ کردیا۔ اور لوٹ مار کرنے لگے۔ یہ لڑکا خاموشی سے کھڑا لوٹ مار دیکھتا رہا۔ چھوٹا سا بچہ سمجھ کر کسی ڈاکو نے اِس کی طرف دھیان بھی نہیں دیا۔

جب ڈاکو پورے قافلے کا سارا سامان لوٹ چکے تو اتفاقاً ایک ڈاکو کی نظر ایک طرف کھڑے ہوئے اِس لڑکے پر پڑی۔ ڈاکو نے اُس سے پوچھا۔ ''کیوں لڑکے تیرے پاس کچھ ہے؟''

''میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔'' لڑکے نے بنا کسی خوف کے جواب دیا۔ اُس کی بات سن کر ڈاکو کو یقین نہیں آیا۔ اور وہ اُسے اپنے سردار کے پاس لے گیا اور بولا۔ ''یہ لڑکا اپنے پاس چالیس اشرفیاں بتاتا ہے۔'' لڑکے نے اُسی اطمینان سے جواب دیا۔ ''جی ہاں'' میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔

''وہ اشرفیاں کہاں ہیں، نکال کر دکھا۔ سردار کی حیرت ابھی دور نہ ہوئی تھی۔

لڑکے نے کہا کہ میری والدہ نے وہ اشرفیاں میری صدری میں سی رکھی ہیں تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو یہ کہہ کر لڑکے نے اپنی صدری اُتار کر ڈاکوؤں کے سردار کے حوالے کر دی۔ اُس نے صدری کا استر ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں واقعی اشرفیاں تھیں۔ سردار بہت اچنبھے میں تھا۔ اُس نے کہا جب تمہاری ماں نے اُنہیں اِس طرح چھپا کر دیا تھا کہ کسی کو پتہ نہ چلے تو تم نے کیوں بتا دیا؟

لڑکے نے کہا کہ میری ماں نے مجھے گھر سے رخصت کرتے وقت نصیحت کی تھی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا، جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ بھلا میں اِن چالیس اشرفیوں کے لیے اپنی والدہ کی نصیحت کو کیسے بھول سکتا تھا؟

سچائی کے ترکش سے نکلا ہوا تیر سردار کے سینے میں جا کر لگا۔ اور اُس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ شرمندگی کے آنسوؤں نے اُس کے دِل کی سیاہی کو دھو ڈالا تھا۔ اُسی حالت میں وہ آہ بھر کر بولا۔ ''اے لڑکے تو نے اپنی ماں کی نصیحت کا اتنا خیال رکھا۔ اور ایک میں ہوں جو اتنے سالوں سے اپنے مالک کی نافرمانی کر رہا ہوں اور ذرا سا بھی نہیں جھجکتا۔ یہ کہہ کر وہ بے اختیار لڑکے کے قدموں میں گر پڑا۔ معافی مانگی اور اپنے پیشہ سے ہمیشہ کے لئے توبہ کی اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ لڑکا اپنی ماں کا اتنا فرماں بردار ہے کہ ایسے خطرے کے وقت بھی اُس نے جھوٹ نہیں بولا۔ ایک ہم ہیں کہ اتنے بڑے اور سمجھدار ہوں کر بھی رات دِن اپنے خالق کی نافرمانی میں لگے ہوئے ہیں۔ ذرا سا بھی خیال نہیں کرتے اُس کے بتائے ہوئے نیکی کے راستہ کو نہیں اپناتے۔ جانے کتنے سالوں سے مسلسل لوٹ مار کر کے اُس کی مخلوق کو ستانے میں لگے ہیں۔

ڈاکوؤں پر لڑکے کی حق گوئی اور سردار کی باتوں کا ایسا اثر پڑا کہ سبھی نے لوٹ مار سے توبہ کر لی۔ اور سارا سامان قافلے والوں کو واپس کر دیا۔ اور اُس لڑکے کی اشرفیاں بھی لوٹا دیں۔ قافلے والے یہ ماجرا دیکھ کر اور اپنا سامان واپس پا کر بے حد

خوش ہوئے اور اُس لڑکے کو بہت عزت کے ساتھ بغداد پہنچایا۔

بچو! جانتے ہو کہ لڑکا کون تھا؟ اِس لڑکے کا نام تھا عبدالقادر، جو بڑے ہو کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ اُن کی بزرگی کی وجہ سے بہت سے لوگ انھیں "بڑے پیر صاحب" بھی کہتے ہیں۔ اُن کی درگاہ پر آج بھی بغداد میں لاکھوں لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔ ہر سال دنیا کے کونے کونے سے لوگ وہاں پہنچتے ہیں اور اِس بزرگ ہستی کی خدمت میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

نوعمر - چھوٹی عمر کا (childhood) قافلہ - ایک ساتھ سفر کرنے والے لوگ (group) جتھے - گروہ (gang) خوف - ڈر (fear)

فرماں بردار - کہنا ماننے والا (obeying) نافرمانی - کہنا نہ ماننا، (disobey) مسلسل - لگا تار (continue)

ا۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھئے:-

ا۔ قافلہ کہاں جا رہا تھا اور اُس قافلے میں کون تھا؟

۲۔ لڑکے کی ماں نے اشرفیاں کہاں چھپا رکھی تھیں؟

۳۔ لڑکے نے ڈاکو کو اپنی اشرفیوں کے بارے میں کیوں بتا دیا تھا؟

۴۔ بڑا ہو کر وہ لڑکا کس نام سے پہچانا گیا؟

5

ٹیلی فون

Telephone

بچّو! آپ نے موبائل ضرور دیکھا ہوگا یہ ہمارے بہت کام کے چیز ہے، اس میں بہت زیادہ سہولتیں ہیں۔

ٹَن ٹَن دیکھو گھنٹی بَجی،
امّی آیا دیکھو ٹیلی فُون!
ہَیلو! ہَیلو! پاپا بولے،
امّی کو دو ٹیلی فون!
ٹیلی فون پر امّی تم کو،
پاپا بُلا رہے ہیں!
آج شام کو دعوَت ہوگی،
خَبر سُنا رہے ہیں!
پاپا جَلدی گھر آئینگے،
پھر ہم سب مِل کر،
دعوَت کھانے جائینگے!

مشق

۱۔ خالی جگہ بھریئے:-

۱۔ امّی آیا دیکھو ______________ !

۲۔ ______________ پر امّی تم کو،

۳۔ آج شام کو ______________ ہو گی،

۴۔ پاپا جلدی گھر ______________ !

۵۔ پھر ہم سب ______________ !

۶۔ ______________ جائینگے!

۲۔ درج ذیل الفاظ کو خوشخط لکھیے:-

ٹیلی فون	گھنٹی	خبر	دعوت	جائینگے

۳۔ درج ذیل حروف کو جوڑ کر الفاظ بنایئے:-

ٹ + یے + ل + ی + ف + و + ن =

ہ + یے + ل + و =

د + ع + و + ت =

ج + ل + د + ی =

۴۔ اعراب (زبر َ، زیر ِ اور پیش ُ) لگایئے:-

خبر	شام	آج	امّی	پاپا	گھنٹی	سب	ٹن ٹن

6

خوش کرنا ناممکن

ایک دفعہ کی بات ہے۔ کسی گاؤں میں ایک آدمی رہتا تھا۔ اُس کا ایک بیٹا بھی تھا۔ اپنے گھر میں وہ دونوں باپ بیٹے ہی رہتے تھے۔ اُن کے پاس ایک گدھا بھی تھا۔ جس پر وہ بوجھ ڈھونے کا کام کرتے تھے۔ ایک دفعہ اُن کو کچھ پیسے کی ضرورت پڑی۔ اُن کے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا۔ اِس لیئے اُس بوڑھے آدمی نے اپنے گدھے کو بیچنے کی بات سوچی۔

اگلے دن وہ بوڑھا آدمی اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر گدھے کو بیچنے کے لئے شہر کی جانب روانہ ہوگیا۔ جب وہ دونوں ایک گاؤں سے گزرے تو لوگوں نے اُنہیں دیکھ کر کہا۔ ''کیا تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ تم اور تمہارا بیٹا پیدل کیوں جارہے ہو۔ تمہارے گدھے کی پیٹھ پر تو کوئی سامان نہیں ہے۔ یہ کم سے کم تم میں سے ایک کو تو لے جا ہی سکتا ہے۔ اگر تمہیں کسی نے دیکھ لیا تو تم کو بہت بڑا بیوقوف کہے گا۔

یہ بات سن کر بوڑھے نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم گدھے کی پیٹھ پر بیٹھ جاؤ۔ یہ سن کر بیٹا گدھے کی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ بوڑھا پیچھے پیچھے پیدل ہی چلتا رہا۔ کچھ دور آگے جانے پر اُنہیں ایک آدمی ملا۔ جب اُس نے بیٹے کو گدھے پر سوار اور

بوڑھے کو پیدل چلتے دیکھا تو اُس نے کہا کہ تم کتنے ظالم اور سست ہو کہ نوجوان ہو کر خود تو گدھے پر سوار ہو بوڑھے باپ کو پیدل گھسیٹ رہے ہو۔ شرم نہیں آتی۔

یہ سنتے ہی لڑکا نیچے اُتر گیا۔ بوڑھا گدھے پر سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ آدمی اُن کے پاس سے گزرے۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے زور سے بولتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو اس خود غرض بوڑھے کو جو خود تو گدھے پر سوار ہے جبکہ اِس کا چھوٹا سا بیٹا پیدل چل رہا ہے۔

یہ سن کر بوڑھے آدمی نے اپنے بیٹے کو اپنے پیچھے بیٹھا لیا۔ کچھ دور آگے جانے پر انہیں ایک مسافر ملا۔ اُس نے اُن سے پوچھا ''یہ گدھا کس کا ہے؟''
''میں اِس گدھے کا مالک ہوں۔'' بوڑھے آدمی نے جواب دیا۔ ''کوئی بھی تمہیں اِس کا مالک نہیں کہے گا۔ جس طرح سے تم اِس کا استعمال کرتے ہو۔'' مسافر نے کہا۔ ''جانور کو لے جانے کے تم زیادہ قابل ہو بجائے اِس کے کہ جانور تم کو لے جائے۔ بہتر یہ ہوتا کہ تم جانور پر سوار ہونے کے بجائے خود جانور کو لے جاتے۔''

بوڑھے آدمی نے گدھے کی ٹانگوں کو ایک لمبے لٹھے سے باندھا۔ اُس نے اور اُس کے بیٹے نے لٹھے کو اپنے کندھے پر رکھا۔ لیکن وہ جیسے ہی آگے بڑھتے تھے اُن کو بوجھ کی وجہ سے ٹھوکر لگتی تھی۔ اِسی طرح گرتے پڑتے وہ شہر تک آئے۔ جہاں آ کر اُنہیں اپنے گدھے کو بیچنا تھا۔

جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو یہاں بھی اُن کے سامنے وہی پریشانیاں تھیں۔ جن کا تمام راستے انہوں نے سامنا کیا تھا۔ اُن کی موجودگی نے شہر میں ایک ہنگاما برپا کر دیا۔ بچوں کے لئے ایک تفریح کا سامان پیدا ہو گیا تھا۔ شہر کے بچے ان کے پیچھے اُن کا مذاق اُڑاتے ہوئے گلیوں میں دوڑتے تھے۔ مرد اور خواتین نے بھی اُن کو دیکھ کر اُن کا مذاق اُڑایا۔ وہ آپس میں پوچھتے تھے ''اُن میں سے کون بڑا بیوقوف ہے وہ بوڑھا آدمی یا اُس کا بیٹا؟''

اِس مرتبہ بوڑھے باپ کی قوتِ برداشت سے باہر ہو گئی۔ جب وہ ایک پل سے گزر رہے تھے جس کے نیچے ایک ندی بہہ رہی تھی انہوں نے گدھے کو ندی میں پھینک دیا تب اُس نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور کہا ''میرے ساتھ ساتھ آؤ! گھر چلتے ہیں۔ ہم چاہے کچھ بھی کریں لوگ ہم پر ہنسیں گے ہی۔ سب کو خوش کرنا ناممکن ہے۔ ہمیں اپنے فیصلوں کے مطابق ہی عمل کرنا چاہئے۔ رہے دوسرے لوگ وہ جو کچھ پسند کریں کہنے یا سوچنے کے لئے چھوڑ دینا چاہئے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

جانب - طرف (direction) پیٹھ - کمر (back) خودغرض - صرف اپنا فائدہ چاہنے والا (selfish) بہتر - اچھا (good)

قوت - طاقت (power) خواتین - عورتیں (womens) داخل ہونا - اندر آنا (insert)

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:-

۱۔ بوڑھا آدمی شہر کس مقصد سے جارہا تھا؟

۲۔ گدھے کا مالک کون تھا؟

۳۔ بیٹے کو گدھے پر سوار دیکھ کر آدمی نے کیا کہا؟

۴۔ بوڑھے آدمی نے گدھے کی ٹانگیں کیوں باندھیں؟

۲۔ خالی جگہ بھریئے:-

۱۔ ایک بوڑھا آدمی ____________ کے ساتھ شہر کی جانب جارہا تھا۔

۲۔ کچھ دور آگے جانے پر اُنہیں ایک ____________ ملا۔

۳۔ بوڑھے آدمی نے اپنے بیٹے کو ____________ بیٹھالیا۔

۴۔ میں اس کا ____________ مالک ہوں۔

۵۔ انہوں نے گدھے کو ____________ میں پھینک دیا۔

۶۔ سب کو خوش کرنا ____________ ہے۔

7

چاپلوس

بہت پرانے زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ جنگل کے رہنے والے جانوروں میں آپس میں زبردست لڑائی ہوئی۔

لڑائی کا مقصد یہ تھا کہ جنگل پر حکومت کس کی ہو۔ درندوں کی طرف سے شیر، ریچھ، اور ہاتھی جیسے خوفناک جانور لڑ رہے تھے اور پرندوں کی طرف سے چیل، گدھ اور اُلّو جیسے گوشت خور پرندے ہنگامہ مچا رہے تھے۔ اس لڑائی میں کبھی درندے جیتتے اور کبھی پرندے۔ اس طرح لڑائی کافی عرصے تک جاری رہی مگر ہار جیت کا فیصلہ نہ ہو سکا۔

آپسی لڑائی میں ایک جانور ایسا بھی تھا جو بڑا موقع پرست تھا وہ اپنی چالاکی سے ہمیشہ جیتتے ہوئے جانوروں سے جا ملتا اور اپنی بڑائی جتاتا رہتا تھا۔

لڑائی کی الجھن میں پھنسے ہوئے ہونے کی وجہ سے نہ تو پرندے ہی پہچان سکے اور نہ ہی درندے۔

لیکن ایک دن ایسا بھی آ گیا کہ جب لڑائی بند ہوئی اور دونوں پارٹیوں میں صلح ہو گئی۔ تو انہوں نے اس جانور سے متعلق معلومات فراہم کرنی شروع کی۔ معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ وہ جانور اور کوئی نہیں چمگادڑ ہے جو دھوکہ دے کر اپنے لالچ سے دونوں کے ساتھ ملنا چاہتا ہے۔

سب سے پہلے وحشی جانوروں نے چمگادڑ کو بلایا اور کہا۔ "دیکھو بھائی دھوکہ دینے والے اور موقع پرستوں کا کبھی بھلا نہیں ہوتا اس لیے ہم تمھیں اپنی قوم میں نہیں ملا سکتے۔

تمہارے یہ بڑے بڑے پنکھ ہیں نا؟

پھر تم چرند (چوپائے) کیسے ہو سکتے ہو؟ یہ سن کر فوراً چمگادڑ دوڑا اور پرندوں کے پاس گیا۔ پرندوں نے اس سے کہا۔

میاں رہنے بھی دو، آ گئے ہمیں دھوکہ دینا اور بُدھو بنانا ، بس دیکھ چکے، ہم تم کو۔ ہمیشہ جیتنے والے کے ساتھ ہو جاتے ہو۔ اچھا تو بتاؤ؟

تمہاری چونچ کہاں ہے۔ پر کہاں ہیں؟

پھر تمہارے لمبے لمبے کان بھی تو ہیں۔ ایسے کان تو چوہوں کے ہوتے ہیں۔ بس جاؤ اپنا کام کرو۔ ہم تمھیں اپنی قوم اور اپنی نسل میں نہیں ملا سکتے۔

بے چارہ چمگادڑ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے چوہوں کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا۔

بھائیو! مجھے اپنی قوم میں شامل کر لو دیکھو میرے کتنے لمبے لمبے کان ہیں۔ پھر جس طرح تمہارے بچّے دودھ پیتے ہیں۔ اسی طرح میرے بچّے بھی میرا دودھ پیتے ہیں۔

چوہے بھی ہنسے اور بولے! آگئے دھوکہ دینے اور کہنے کہ مجھے اپنی قوم میں ملالو۔ اچھا بتاؤ۔ کیا تمھاری دُم ہے؟

کیا تم پیروں سے چلنا جانتے ہو؟

کیا چوہوں کے اتنے بڑے پر ہوتے ہیں اور کیا وہ آسمان میں اُڑتے پھرتے ہیں؟

دیکھو بھائی نہ تم چوہے ہو اور نہ ہم تمھیں اپنی قوم میں شامل کر سکتے ہیں۔

موقع پرست دھوکہ باز چمگادڑ اب کہاں جاتا اور کیا کرتا۔ وہ دُرگت ہوئی کہ کہیں کا نہ رہا۔ مایوس ہو کر چُپ چاپ درخت پر الٹا جا لٹکا۔ آج تک اُلٹا ہی ٹ ٹ ہے۔

اس وقت سے آج تک اس کا کوئی ساتھی نہیں اور رات کے اندھیرے میں اکیلا ہی اڑا کرتا ہے۔

سچ ہے موقع پرست اور دھوکہ باز کا کبھی بھلا نہیں ہوتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جب راز کھل جاتا ہے تو پھر اس پر کوئی بھروسہ بھی نہیں کرتا۔ پھر مارے شرم اور ندامت کے کسی کو منھ دکھانے کی قابل نہیں رہتا۔ بھری دنیا میں تنہا رہ جاتا ہے۔ چمگادڑ کی طرح۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

چاپلوس = جھوٹا، خوشامدی (flerty) خوفناک = ڈراؤنا (horror) مایوس = ناکام، امید چھوڑنا (hopeless)

گوشت خور = گوشت کھانے والے (non vegetarian) ہنگامہ مچانا = شور مچانا، جھگڑا کرنا (violent)

ندامت = شرمندہ ہونا (shamefull) صلح = فیصلہ، دوستی (compromise) راز = بھید، چھپی ہوئی بات

(secret) دُرگت = بےعزتی (insult)

۱۔ سوچیے اور بتائیے۔

۱۔ جانور کیوں لڑ رہے تھے؟

۲۔ جنگل میں جانوروں میں صلح ہونے پر کیا ہوا؟

۳۔ چمگادڑ کو پرندوں نے کیا جواب دیا؟

۴۔ چمگادڑ پہلے کس کے پاس گیا؟

۵۔ چمگادڑ کو چوہوں نے اپنی قوم میں کیوں نہیں ملایا؟

۶۔ چمگادڑ نے اپنی صفائی میں چوہوں سے کیا کہا؟

۷۔ ہمیں دوستی کرنے میں کیسے شخص کو تلاش کرنا چاہیے؟

۲۔ نیچے دیے ہوئے جملوں میں تصویروں کی جگہ لفظ لکھ کر جملے مکمل کیجیے۔

۱۔ درندوں کی طرف سے اور جیسے خوفناک جانور لڑ رہے تھے۔

۲۔ پرندوں کی طرف سے 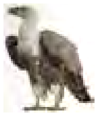 اور جیسے گوشت خور پرندے ہنگامہ مچا رہے تھے۔

۳۔ معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ وہ جانور اور کوئی نہیں ________ ہے۔

۴۔ تمھارے اتنے بڑے بڑے ________ ہیں جن سے تم ________ میں اڑتے پھرتے ہو۔

۵۔ دیکھو بھائی نہ تم ________ ہو اور نہ ہم تمھیں اپنی قوم میں شامل کر سکتے ہیں۔

۳۔ صحیح بیان پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیے۔

۱۔ جنگل کے رہنے والے جانوروں میں ہمیشہ پرندوں کی جیت ہوتی تھی۔ ☐

۲۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ لڑائی بند ہوئی اور صلح ہو گئی۔ ☐

۳۔ وحشی جانوروں نے چمگادڑ کو اپنی قوم میں شامل نہیں ہونے دیا۔ ☐

۴۔ چوہوں کے اتنے بڑے پر نہیں ہوتے کہ وہ آسمان میں اُڑیں۔ ☐

۵۔ پرندوں نے چونچ اور پر نہ ہونے کی وجہ سے چمگادڑ کو قوم میں شامل نہیں ہونے دیا۔ ☐

۴۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

فیصلہ ________

ہنگامہ ________

قوم ________

پرندے ________

8

ایک پہاڑ اور گلہری

A mountain and squrrel

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
ذرا سی چیز ہے۔ اِس پر غرور! کیا کہنا!
خدا کی شان ہے ناچیز، چیز بن بیٹھیں!
تِری بساط ہے کیا میری شان کے آگے؟
جو بات مجھ میں ہے، تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں!
کہا یہ سن کے گلہری نے، منھ سنبھال ذرا
جو میں بڑی نہیں تیری طرح تو کیا پرواہ
نہیں ہے تو بھی تو آخر مری طرح چھوٹا

تجھے ہوشرم ، تو پانی میں جاکر ڈوب مَرے
یہ عقل اور یہ سمجھ، یہ شعور! کیا کہنا!
جو نا شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں!
زمیں سے پست مِری آن بان کے آگے
بھلا پہاڑ کہاں، جانور غریب کہاں!
یہ کچھ باتیں ہیں دل سے انھیں نکال ذرا!

ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے — کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اس کی حکومت ہے
بڑا جہاں میں تجھ کو بنا دیا اُس نے — مجھے درخت پہ چڑھ سِکھا دیا اُس نے
قدم اٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں — نری بڑائی ہے خوبی ہے اور کیا تجھ میں
جو تو بڑا ہے تو مجھ سا ہُنر دکھا مجھ کو — یہ چھالیا ہی ذرا توڑ کر دکھا مجھ کو

نہیں ہے چیز نِکمّی کوئی زمانے میں
کوئی بڑا نہیں قدرت کے کارخانے میں

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

غرور – گھمنڈ (proud) شعور – سمجھ، عقل (intelligent) بَساط – حیثیت (value) نصیب – قسمت، تقدیر (luck)

نِری – صِرف (only) ، ہُنر – کمال (talent) نِکمّی – ناکارہ، جو کسی کام کی نہ ہو (unuseful)

ا۔ سوچے اور بتائیے:-

ا۔ پہاڑ نے گلہری سے کیا کہا؟

۲۔ پہاڑ نے اپنی بڑائی کِن باتوں سے ظاہر کی؟

۳۔ گلہری نے پہاڑ کی باتیں سن کر کیا کہا؟

۴۔ گلہری میں کیا خوبی ہے جو پہاڑ میں نہیں ہے؟

۵۔ خدا کی حکومت کِن باتوں سے ظاہر ہوتی ہے؟

۲۔ خالی جگہ کو بریکٹ میں دیے ہوئے صحیح لفظ سے بھریئے:-

۱۔ تجھے ہو شرم، تو ________ میں جا کے ڈوب مَرے (دریا۔پانی)
۲۔ خدا کی شان ہے ناچیز چیز ________ بیٹھیں (بَن، کر)
۳۔ تِری بساط ہے کیا میری ________ کے آگے؟ (آن، شان)
۴۔ بھلا پہاڑ کہاں، جانور ________ کہاں؟ (غریب، امیر)
۵۔ نہیں ہے تو بھی تو آخر میری طرح ________ (موٹا، چھوٹا)
۶۔ ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی ________ ہے (عظمت، قدرت)
۷۔ کوئی ________ نہیں قدرت کے کارخانے میں (برا، بڑا)

۳۔ نیچے دیئے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:-

شعور	شرم	غرور	نصیب	طاقت	قدرت	حکمت

۴۔ واحد الفاظ سے جمع بنائیے:-

چیز	نصیب	گلہری	خوبی	غریب	درخت	جانور	حکمت

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیے:-

بے شعور	باتمیز	خوبی	پست	زمین	غریب	چھوٹا

۶۔ مصرعوں کو مکمل کیجیے:-

ذرا سی چیز ہے، اس پر غرور! کیا کہنا
____

____
جو بے شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں

____
بڑا جہان میں تجھ کو بنا دیا اس نے

کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اس کی حکومت ہے
____

نہیں ہے چیز نِکمّی کوئی زمانے میں
____

9

کھدّر کا کفن

Khaddar ka Kafan

تین سال قبل کی بات ہے جب میں بالکل بچہ تھا۔ ہمارے پڑوس میں ایک غریب بوڑھی جُلاہی رہتی تھی۔ اُس کا نام حکیمن تھا۔ مگر لوگ اُسے حکو کہہ کر پکارتے تھے۔ اُس وقت شاید ساٹھ برس کی عمر ہوگی۔ جوانی میں ہی بیوہ ہوگئی تھی۔ اور عمر بھر اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے بچّوں کی پرورش کی تھی۔ بوڑھی ہو کر بھی وہ سورج نکلنے سے پہلے اُٹھتی تھی۔ گرمی ہو یا جاڑا ہم اپنے اپنے لحافوں میں دبکے رہتے تھے جبکہ اُس کے گھر سے چکی کی آواز آنا شروع ہو جاتی تھی۔ دِن بھر وہ جھاڑو دیتی، چرخہ کاتتی، کپڑا بنتی۔ کھانا پکاتی۔ اپنے لڑکے لڑکیوں۔ پوتے نواسوں کے کپڑے دھوتی۔ اُس کا گھر بہت ہی چھوٹا تھا۔ ہمارے اتنے بڑے آنگن والے گھر کے مقابلے میں وہ جوتے کے ڈبے جیسا لگتا تھا۔ دو کوٹھریاں ایک پتلا سا دالان اور نام کے واسطے دو تین گز لمبا چوڑا صحن مگر وہ اتنا صاف ستھرا اور ایسا لِپا پُتا رکھتی تھی کہ سارے محلے میں مشہور تھا کہ حکو کے گھر کے فرش پر کھیلیں بکھیر کر کھا سکتے ہیں۔

صبح سویرے سے لے کر رات گئے تک وہ کام کرتی تھی۔ پھر بھی جب کبھی حکّو ہمارے گھر آتی ہم اُسے ہشاش بشاش ہی پاتے تھے۔ بڑی ہنس مکھ تھی وہ، مجھے اُس کی صورت اب تک یاد ہے۔ گہرا سانولا رنگ جس پر اُس کے سفید بال خوب

کھِلتے تھے۔اُس کی کاٹھی بڑی مضبوط تھی۔اُس کی کمر مرتے دم تک نہیں جھکی ۔آخری دنوں میں کئی دانت ٹوٹ گیے تھے۔ جس سے بولنے میں پوپلے پن کا اندازا آ گیا تھا۔بڑے مزے کی باتیں کرتی تھی۔اور جب ہم بچے اُسے گھیر لیتے تو کبھی تین شہزادوں، کبھی سات شہزادوں، کبھی جنوں اور پریوں کی کہانی سناتی۔وہ پردہ نہیں کرتی تھی۔اپنا سارا کاروبار خود چلاتی تھی۔حلّو پڑھی لکھی بالکل نہیں تھی۔نہ اُس نے عورتوں مردوں کی برابری کا اصول سنا تھا۔نہ جمہوریت کا۔ پھر بھی حلّو نہ ہی کسی مرد سے ڈرتی تھی، نہ کسی امیر، رئیس، افسر یا داروغہ سے ڈرتی تھی۔

حلّو نے عمر بھر محنت کر کے اپنے بال بچوں کے لئے تھوڑے بہت پیسے جمع کئے تھے۔بے چاری نے بینک کا تو نام بھی نہ سنا تھا۔

اُس کی ساری پونجی جو شاید سو دو سو روپئے ہو، چاندی کے گہنوں کی شکل میں اُس کے کانوں، گلے اور ہاتھوں میں پڑی ہوئی تھی۔چاندی کی بالیوں سے اُس کے جھکے ہوئے کان مجھے اب تک یاد ہیں۔اُن گہنوں کو وہ جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتی تھی۔کیونکہ یہی اُس سے بڑھاپے کا سہارا تھے۔مگر ایک دِن سب محلے والوں نے دیکھا نہ حلّو کے گلے میں ہنسلی، نہ اُس کے ہاتھوں میں کڑے اور چوڑیاں پھر بھی اُس کے چہرے پر وہی پرانی مسکراہٹ تھی اور کمر میں نام کو بھی خم نہیں۔

ہوا یہ کہ اُن دنوں مہاتما گاندھی، علی برادران کے ساتھ پانی پت آئے۔ ہمارے نانا کے مکان میں انھوں نے تقریریں کیں۔ ترکِ موالات اور سوراج کے بارے میں حکو بھی ایک کونے میں بیٹھی ہوئی سنتی رہی۔ بعد میں چندہ جمع کیا تو اُس نے اپنا سارا، زیور اُتار کر اُن کی جھولی میں ڈال دیا اور اُس کی دیکھا دیکھی اور عورتوں نے بھی اپنے زیور اُتار کر چندے میں دے دیئے۔

اُس دِن سے حکّو ''خلافتی'' ہوگئی۔ ہمارے ہاں آ کر نانا ابّا سے خبریں سنا کرتی اور اکثر پوچھتی ''یہ انگریزوں کا راج کب ختم ہوگا؟'' خلافت یا کانگریس کے جلسے ہوتے تو اُن میں بڑے چاؤ سے جاتی اور اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق سیاسی تحریک کو سمجھنے کی کوشش کرتی --- مگر عمر بھر کی محنت سے اس کا جسم کھوکھلا ہو چکا تھا۔ پہلے آنکھوں نے جواب دیا، پھر ہاتھ پاؤں نے --- حکّو نے گھر سے نکلنا بند کر دیا، مگر چرخہ کا تنا نہ چھوڑا، عمر بھر مشق تجربے کی بنیاد آنکھوں بغیر کے بھی وہ کپڑا بن لیتی تھی۔ بیٹوں پوتوں نے منع کیا تو اُس نے کہا کہ وہ یہ کھدر اپنے لئے بن رہی ہے۔

پھر حکّو مرگئی۔ اُس کی آخری وصیت یہ تھی کہ ''مجھے میرے بنے ہوئے کھدر کا کفن دینا۔ اگر انگریزی کپڑے کا دیا تو میری روح کو کبھی چین نصیب نہ ہوگا۔'' اُن دنوں کفن لٹھے کے دیے جا رہے تھے۔ کھدّر کا پہلا کفن حکّو کو ہی ملا۔ اِس کا جنازہ اُٹھا تو اُس کے چند رشتے دار اور دو تین پڑوسی تھے۔ نہ جلوس نہ پھول، نہ جھنڈے بس ایک کھدّر کا کفن۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

بیوہ - جس کا شوہر نہ ہو (widow) ہشاش بشاش - خوش وخرم (happy) صحن - آنگن (laon) کاٹھی - جسم (body)

چاؤ - شوق (hobby)

ا۔ مندرجہ ذیل سوالات سے جواب لکھئے:-

ا۔ حکّو کون تھی اُس کا اصل نام بتایئے؟

۲۔ حکّو میں کیا کیا خوبیاں تھیں؟

۳۔ حلّو کے سارے زیورات کہاں گئے؟

۴۔ اِس کہانی میں حلّو کو خلافتی کیوں کہا گیا؟

۵۔ حلّو کی آخری وصیت کیا تھی؟

۶۔ حلّو کے خاندان میں کتنے افراد تھے؟

۲۔ خالی جگہ بھریئے:۔

ا۔ صبح سویرے سے لے کر ________ تک وہ ________ کرتی تھی۔

۲۔ اُس کی کاٹھی ________ تھی۔

۳۔ ہمارے پڑوس میں ایک ________ جُلاہی ________ تھی۔

۴۔ اُس دِن سے حلو ________ ہوگئی۔

۵۔ حلّو کا جنازہ اُٹھا تو اُس کے چند ________ اور ________ تھے۔

۶۔ حلّو کے جنازے میں نہ جلوس ________ نہ ________ ایک ________ ۔

۴۔ مندرذیل واحد کے جمع اور جمع کی واحد لکھیے:۔

پریوں - ________

بچہ - ________

رئیس - ________

چوڑیاں - ________

جلسے - ________

10

ٹیپو سُلطان

Teepu Sultan

ٹیپو سُلطان کا اصلی نام فتح علی تھا۔ اُن کے والد سُلطان حیدر علی میسور کے حُکمران تھے۔ سُلطان حیدر علی کے زمانے میں ایک بہت مشہور بزرگ کا نام ٹیپو تھا۔ سُلطان حیدر علی اُن کی بہت عزت کرتے تھے، اور انہیں ولی مانتے تھے۔ انہیں بزرگ کی عقیدت میں سُلطان حیدر علی اپنے بیٹے فتح علی کو ٹیپو کہہ کر پُکارنے لگے اور اللہ سے دُعا کرتے کہ ان کا بیٹا بھی ٹیپو کی طرح مشہور ہو جائے۔

اللہ نے اُن کی دُعا قبال کر لی اور ان کے بیٹے کو وہ عزت اور شُہرت عطا کی جو بہت کم بادشاہوں کو نصیب ہوتی تھی۔

سلطان حیدر کے علی انتقال کے بعد ۲۶/ دسمبر/۱۷۸۳ء ٹیپو سلطان میسور کے تخت پر بیٹھے۔ اُس وقت انگریز ہندوستان پر اپنا قبضہ جمانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس لئے ٹیپو سلطان نے انگریزوں کو ہندوستان سے بھگانے کی ٹھان لی۔ اُن سے کئی مرتبہ خوفناک جنگ ہوئی اور ہر بار ٹیپو سُلطان نے انگریزوں کو شِکست دے دی۔ وہ اپنے وقت کے بہادر حُکمراں تھے۔ بار بار شِکست کا مُنھ دیکھ کر انگریز بھی ٹیپو سُلطان کے نام سے تھرّانے لگے تھے۔ اُن کی بہادری کی وجہ سے اُنہیں شیرِ میسور کہا جاتا ہے۔ انگریزوں کے دلوں پر ٹیپو سُلطان کا اس قدر خوف طاری ہو گیا تھا کہ برطانیہ کی عورتیں اپنے بچّوں کو ٹیپو سُلطان کا نام لیکر ڈرانے لگی تھیں۔

ٹیپو سُلطان کو بچپن سے ہی بہادری کے کھیل پسند تھے۔ انہیں شیروں کا بڑا شوق تھا۔ اس لئے اُنہوں نے اپنے محل میں بھی شیر پال رکھے تھے۔ انہوں نے بچپن میں ہی گُھڑ سواری، تلوار بازی اور نیزہ بازی وغیرہ سیکھ لی تھی۔ وہ

عربی اور اُردو کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی زبان بھی جانتے تھے۔ انہیں پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک کُتب خانہ بنوایا جس میں بہترین کتابیں جمع کیں۔ وہ پڑھے لکھے لوگوں کی بہت قدر کرتے تھے۔ ہر کام میں ان سے مشورہ لیتے اور اکثر انہیں قیمتی تحفے بھی دیتے رہتے تھے۔

ٹیپو سُلطان ایک سچّے مُسلمان تھے۔ وہ اپنے مذہبی اُصولوں کی بڑی پابندی کرتے تھے۔ اسلام مذہب اونچ نیچ اور فرقہ پرستی کا درس نہیں دیتا۔ اس لئے وہ سب کے ساتھ اچّھا سُلوک کرتے تھے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی کرتے تھے۔ انہوں نے مندر بنوانے کے لئے بھی بہت سی زمینیں دیں۔ وہ بچّوں بوڑھوں عورتوں اور کمزوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے تھے۔ مجبور اور لاچاروں کے ہمیشہ کام آتے اور اچّھے کام کرنے والوں کو انعام دے کر ان کی ہمّت افزائی کرتے تھے۔ بُرا کام کرنے والوں کی سخت سزا دیتے تاکہ اس کے بعد ریاست میں کوئی بھی شخص بُرا کام کرنے کی ہمّت نہ کر سکے۔

ٹیپو سُلطان سے شِکست پر شِکست کھا چکے انگریزوں نے آخر میں ایک چال چلی اور ٹیپو سُلطان کے وزیر میر صادق اور فوج کے اعلیٰ افسروں کو لالچ دے کر اُنہیں اپنے ساتھ مِلا لیا۔ پھر آس پاس کے راجاؤں کو ٹیپو سُلطان کے خلاف بھڑکا کر اُن کی مدد سے سُلطان کے قِلعہ پر چڑھائی کر دی۔

ٹیپو سُلطان نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری اور قلعہ کے دروازے پر جا کر انگریزوں سے مقابلہ شروع کر دیا۔ ان کے غدّار ساتھیوں نے وہاں سے بھاگ جانے یا انگریزوں سے صُلح کرنے کا مشورہ دیا۔

ٹیپو سُلطان نے کہا۔ ”گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔“ یہ کہہ کر آپ انگریزوں پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اُنہوں نے مر جانا قبول کیا لیکن انگریزوں کی غُلامی گوارا نہیں کی۔ اس لئے ٹیپو سُلطان کو جنگ آزادی کا پہلا سپاہی کہا جاتا ہے۔ ٹیپو سُلطان کی لاش دیکھ کر ایک انگریز افسر نے کہا تھا کہ۔ ”اب بہت جلد پورے ہندوستان پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔“ اور ویسا ہی ہوا۔ ٹیپو سلطان کے بعد انگریز بہت جلد ہی پورے ہندوستان پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

مشق

الفاظ اور معنی

عقیدت = سچّی محبت (Faith)، شہرت = مشہور ہو جانا (famous)، خوفناک = بھیانک (scary)، شکست = ہار جانا (Lose)، تھرّانا = کانپنا (cannabis)، شیرِ میسور = میسور کا بہادر (Masore's lion)، کُتب خانہ = جہاں بہت سارے کتابیں ہوں (library)، مذاہب = مذہب کی جمع، دین (religion)، ہمت افزائی = حوصلہ بڑھانا (courageous)۔

۱۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:-

۱۔ ٹیپو سُلطان کون تھے؟

۲۔ حیدر علی کیا دُعا کرتے تھے؟

۳۔ ٹیپو سُلطان غریب اور لاچاروں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے تھے؟

۲۔ درج ذیل جُملوں کو مُکمّل کیجیے:-

۱۔ اُن کی بہادُری کی وجہ سے انہیں ____________ کہا جاتا تھا۔

۲۔ اِسلام مذہب ____________ اور فرقہ پرستی کا درس نہیں دیتا اس لئے وہ سب کے ساتھ ____________ کرتے تھے۔

۳۔ انہوں نے ____________ لیکن انگریزوں کی ____________ گوارا نہیں کی۔

۳۔ صحیح جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (✗) کا نشان لگایئے:-

۱۔ گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔ ☐

۲۔ شیر کی سو سال کی زندگی سے گیدڑ کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔ ☐

۳۔ گیدڑ کی سو دن کی زندگی سے شیر کی ایک سال کی زندگی بہتر ہے۔ ☐

11

ماں کا احترام

(Mother's Respect)

سنا ہے کہ مکّے میں ایک شخص تھا
وہ خدمت میں حضرتؐ کی حاضر ہوا

کہا اس نے اے دل سے پیارے رسولؐ
طبیعت ہے اس وقت بے حد ملول

ہوا مجھ سے سرزد ہے جُرمِ عظیم
بڑی جس سے حالت ہے میری سقیم

بتائیں مجھے آپؐ ایسا عمل
کہ جو اس خطا کا ہو نعم البدل

یہ سُن کر کہ حضرتؐ نے اُس سے کہا
کہ اے شخص پہلے مجھے یہ بتا

تیری ماں بھی زندہ ہے یا مر گئی
ہے موجود گھر میں یہ نعمت ابھی

دیا مردِ عاصی نے روکر جواب
میں قربان ہوں تم پر رسالت مآبؐ

میری ماں تو عرصہ ہوا مر چکی
نہیں اُس کی باقی رہی یاد بھی

کِیا اُس سے حضرتؐ نے پھر یہ سوال
کہ زندہ ہے خالہ تیری خوش خصال

کیا عرض اُس نے یہ پیشِ حضورؐ
کہ زندہ ابھی تک ہے وہ با شعور

کہا اس سے حضرتؐ نے اے نیک نام
کرے تُو اگر اس کی خدمت مدام

تو اُمید یہ ہے کہ ربِّ کریم
کرے گا عطا تجھ کو اجرِ عظیم

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

ملول = رنجیدہ، (sad) سرزد = غلطی ہو جانا (mistake) سقیم = خراب (bad) مدام = لگا تار (continue)

خطا = غلطی (mistake) ربِّ کریم = اللہ تعالیٰ (God) مردِ عاصی = گناہ گار شخص (culprit) باشعور = سمجھدار (intellegent)

خوش خصال = اچھی عادت والا/والی، (good behavior) رسالتِ مآبؐ = پیغمبرِؐ خدا (prophit)

ا۔ سوچیے اور بتائیے۔

ا۔ حضورؐ کے پاس ایک شخص نے آ کر کیا بتایا؟

۲۔ حضورؐ نے اُس سے اپنی غلطی کے کفارے کے لیے کیا کرنے کو کہا؟

۳۔ اس شخص نے کیا جواب دیا؟

۴۔ اُس شخص نے جب اپنی ماں کے زندہ نہ ہونے کی بات بتائی تو رسولؐ نے اُس سے کیا کرنے کو کہا؟

۲۔ واحد الفاظ کے جمع لکھیے۔

جواب	عمل	حالت	حضرت	خدمت	شخص

۳۔ ہر لفظ کو اُس کے صحیح خانے میں لکھیے۔

خدمت، دل، طبیعت، شخص، جرم، حالت، عمل، خطا، نعمت، گھر، اُمید، قرباں

مذکّر						
مؤنث						

۴۔ مثال کے مطابق نیچے دیئے ہوئے مصرعوں کو نثر میں لکھیے۔

مثال: طبیعت ہے اس وقت بے حد ملول

اس وقت طبیعت بے حد ملول ہے

۱۔ ہوا مجھ سے سرزد ہے جرمِ عظیم

۲۔ بتائیں مجھے آپؐ ایسا عمل

۳۔ ہے موجود گھر میں یہ نعمت ابھی

۴۔ کرے گا عطا تجھ کو اجرِ عظیم

12

علّامہ اقبالؒ کا بچپن

Childhood of Alama Iqbal

ہمارے قومی شاعر ڈاکٹر محمد اقبال ۹/نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ کے ایک مُحلّے چودھری وہاب میں پیدا ہوئے۔ آج کل اس جگہ کو علّامہ اقبال اسٹیریٹ کہا جاتا ہے۔ اقبال جس گھر میں پیدا ہوئے، وہ ان کے دادا شیخ محمد رفیع نے ۱۸۶۱ء میں خریدا تھا۔

اقبال کی عمر دو سال تھی کہ کسی بیماری کی وجہ سے ان کی کنپٹی پر جونکیں لگوانی پڑیں۔ جس میں ان کی داہنی آنکھ سے کافی مقدار میں خون ضائع ہوگیا اور کہ آنکھ ہمیشہ کے لیے بصارت سے محروم ہوگئی۔ لیکن ان کی بائیں آنکھ کی بینائی اس قدر تیز تھی کہ انھیں تمام عمر ایک آنکھ کی بصارت جانے کا احساس ہی نہ ہوا۔

ابتدائی تعلیم پرانے طرز کے مکتب میں حاصل کی۔ یہاں ان کے اُستاد مولانا غُلام حسن تھے۔ پھر مولوی میر حسن کے مکتب سے درس لیتے رہے۔ کچھ عرصے بعد انہی کے مشورے سے سیالکوٹ کے اسکاچ مشن اسکول میں داخل ہوئے۔ اسی اسکول میں وہ چوتھی یا پانچویں جماعت میں پڑھ رہے تھے کہ ایک روز عجیب واقعہ ہوا۔ وہ مطالعے میں مصروف تھے کہ اچانک اپنے حال میں مست ایک فقیر صورت بزرگ اندر داخل ہوئے اور بڑی شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پیشانی کو چوما اور بغیر کچھ کہے سنے واپس چلے گئے۔ اُستاد نے اقبال سے پوچھا، ”یہ بزرگ کون تھے؟“ اقبال نے کہا، ”میں نے انھیں پہلی بار دیکھا ہے۔“

بچپن ہی سے اقبال کو پڑھائی میں اتنی دلچسپی تھی کہ وہ رات کو نیند سے اُٹھ اُٹھ کر پڑھتے تھے۔ اُنھوں نے اپنے والد سے عہد کیا تھا کہ تعلیم مُکمّل کرنے کے بعد وہ اپنی تمام زندگی اسلام کے لیے وقف کردیں گے۔

بچپن سے علّامہ اقبال کُشتی کے علاوہ، کبوتر بازی اور شطرنج کے شوقین تھے۔ مولوی میر حسن (علامہ اقبال کے استاد) کے صاحب زادے سیّد ذکی اور چاچا خوشیا کے بچپن کے دوست تھے۔ یہ تینوں دوست اکٹھے کبوتر بازی کرتے اور شطرنج کھیلتے۔ علّامہ اقبال کو بالا کہہ کر پکارتے تھے۔ انھیں کبوتر بازی کا زیادہ شوق نہیں تھا۔ وہ علّامہ اقبال سے کہتے، ''چھوڑو بالے! کس جھنجھٹ میں پڑتے ہو۔'' وہ مسکرا کر جواب دیتے، ''خوشیا! کبوتروں کو فضا میں اُڑتا دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے میں خود بھی ان کے ساتھ پرواز میں شریک ہوں۔ اس سے میرے اندر ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔''

ایک مرتبہ علّامہ اقبال نے اپنے بچپن کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ جب میں سیالکوٹ میں پڑھتا تھا تو صبح اُٹھ کر روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا۔ والد صاحب اپنے وظائف وغیرہ سے فارغ ہو کر آتے اور مجھے دیکھ کر گزر جاتے۔ ایک روز صبح جب میں حسبِ معمول قران کی تلاوت کر رہا تھا تو وہ میرے پاس آئے اور فرمایا، ''بیٹا! جب تم قرآن پڑھو تو یہ سمجھ کر پڑھو کہ جیسے اللہ تعالیٰ خود تم سے ہم کلام ہے۔'' اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ علّامہ اقبال نے جس ماحول میں تعلیم کے ابتدائی مراحل طے کیے وہ کس قدر پاکیزہ تھا۔

علّامہ اقبال کی پیدائش پر ان کے والد شیخ نور محمد کو یقین تھا کہ یہ بچّہ کوئی غیر معمولی کارنامہ انجام دے کر اپنا نام روشن کرے گا۔ اقبال کا نام ان کی والدہ نے رکھا تھا۔ اللہ نے اس نیک خاتون کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ کو دعا سمجھ کر قبول کر لیا۔ بچّے کا اقبال نام واقعی بہت بلند ہوا۔

علّامہ اقبال ۲۱/ اپریل ۱۹۳۸ء کے دن بعمر ۶۵ سال اس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

صائع = برباد (waste)، بصارت = بینائی (eye-sight)، مکتب = مدرسہ (school)، درس لیتے ہے = سبق لیتے رہے (got education)، مطالعہ = بغور پڑھائی (study)، شفقت = محبت (affection)، مصروف =

مشغول (busy)، پیشانی = ماتھا (forehead)، عہد = وعدہ (promise)، وقف کر دیں گے = لگا دیں گے (will dedicate)، فضا = زمین سے اوپر کا حصّہ (in the air)، پرواز = اُڑان (flight)، تلاوت = قرآن پڑھنا (to recite theQuarn)، فارغ ہو کر = نمٹ کر (havingfinished)، حسبِ معمول = ہمیشہ کی طرح (as routine, asalways)، ہم کلام = ساتھ بات کرتا ہوا (talkin to you)، مراحل = منزلیں (stages)، پاکیزہ = پاک ترین (holy)، نام روشن کرے گا = نام مشہور کرے گا (will make his name famous)، خاتون = عورت (woman, lady)، بُلند = اونچا (high)، بعُمر = عمر میں (at the age of)، رخصت ہو گئے = انتقال فرما گئے (passed away)۔

ا۔ سوالوں کے جواب دیجئے:-

ا۔ اقبال کی پیدائش کب ہوئی؟

۲۔ اقبال کی ایک آنکھ کیوں خراب ہوگئی؟

۳۔ اقبال کو بچپن میں کس چیز کا شوق تھا؟

۴۔ اقبال کا انتقال کب ہوا؟

---

۴ صحیح لفظ چن کر خالی جگہ بھریئے:-

ا۔ اقبال نے ابتدائی ________ پرانے طرز کے مکتب میں حاصل کی۔

۲۔ یہ تینوں ________ اکٹھے کبوتر بازی کرتے اور شطرنج کھیلتے۔

۳۔ اقبال کا نام اُن کی ________ نے رکھا تھا۔

۴۔ اقبال کے والد کو ________ تھا کہ یہ بچّہ کوئی غیر معمولی کارنامہ انجام دے گا۔

13

ہمارے تہوار

Our Festivals

ہمارا ملک ہندوستان تہواروں کا ملک ہے۔ یہاں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کے مخصوص عقیدے اور رسم ورواج ہیں۔ سبھی تہوار خوشی اور امن کا پیغام دیتے ہیں۔ یہ تہوار ہندوستانی تہذیب کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

جو تہوار پورے ملک میں منائے جاتے ہیں ان میں ہولی، دیوالی، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، کرسمس، گرونانک جینتی اور رام نومی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ علاقائی سطح پر منائے جانے والے اہم تہواروں میں جنم اشٹمی، بُدھ پورنیما، مہاویر جینتی، اونم، پونگل، دشہرہ اور بیساکھی وغیرہ ہیں، آیئے! آج ہم ان میں سے کچھ اہم تہواروں کے بارے میں آپ کو بتاتے ہیں۔

راگ رنگ اور مستی کا تہوار ہولی ہندوؤں کا مشہور تہوار ہے۔ یہ تہوار پھاگن کے مہینے کے آخر یعنی فروری مارچ میں منایا جاتا ہے۔ ہولی کا تہوار جاڑے کا موسم ختم ہونے اور موسم گرما شروع ہونے کا اعلان ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہرنیکشیپ نام کا ایک ظالم راجہ تھا۔ اس نے اپنے بیٹے پرہلاد کو جلانے کی کوشش کی لیکن وشنوجی کی مہربانی سے وہ بچ گیا۔ اس کوشش میں پرہلاد کی 'بوا' ہولیکا جل کر ختم ہوگئی۔ اسی دن کی یاد میں ہولی منائی جاتی ہے۔ ہولی سے پہلے لکڑیاں اکٹھا کر ایک کھلی جگہ پا انبار کی شکل میں لگا دی جاتی ہیں۔ رات کو مہورت دیکھ کر ہولی جلائی جاتی ہے۔ اگلے دن رنگ کھیلا جاتا ہے۔ جو

عام طور پر دو پہر تک چلتا ہے ۔ اس دن لوگ نفرت اور ناراضگی کو بھلا کر رنگ کھیلتے اور آپس میں گلے ملتے ہیں۔

دیوالی ہندوؤں کا سب سے بڑا تہوار ہے۔ یہ تہوار کارتک کے مہینے میں یعنی اکتوبر نومبر میں پورے ملک میں نہایت دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ یہ خوش حالی، روشنی اور مسرتوں کا تہوار ہے۔ خوش حالی کی دیوی لکشمی کا استقبال کرنے کے لیے لوگ دیوالی سے پہلے گھروں کو صاف کرتے اور سجاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ دیوالی کا تہوار پہلی بار اس وقت منایا گیا تھا جب رام چندر جی لنکا کے راجہ راون کو ہرا کر اپنی راجدھانی ایودھا میں داخل ہوئے تھے۔ شہر کے سبھی لوگوں نے چراغ جلا کر اپنے راجہ کا استقبال کیا تھا۔ یہ تہوار بدی پر نیکی کی فتح کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ آج بھی لوگ گھروں اور بازاروں میں بجلی کے بلب، رنگ برنگی موم بتّیاں اور مٹی کے چراغ جلا کر روشنی کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں۔ سب سے زیادہ خوشی بچّوں کو ہوتی ہے۔ وہ نئے نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ طرح طرح کے پٹاخے، پھلجھڑیاں اور انار چھوڑتے ہیں۔ چراغوں کی جھلملاتی روشنی اور آتش بازی کے یہ ملے جلے پر کیف نظارے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اونم پھولوں کا تہوار ہے۔ یہ جنوبی ہندوستان کی ریاست کیرالہ میں ساون بھادوں یعنی اگست یا ستمبر میں منایا جاتا ہے۔ اس دن وہاں کے باشندے راجہ مہابلی کے زمانے کے امن وسکون، خوش حالی اور آپسی محبت کو یاد کر کے گیت گاتے

ہیں۔اس موقعے پر عورتیں اور لڑکیاں گھروں کو صاف ستھرا کر کے خوش نما پھولوں سے سجاتی ہیں۔ راجہ مہابلی اور وشنو دونوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ پوجا کے بعد گھر کے بزرگ چھوٹوں اور دوستوں کو تحفے میں کپڑے دیتے ہیں۔ اونم کے موقعے پر کشتیوں کی دوڑ قابل دید ہوتی ہے۔ یہ تہوار دراصل سیکولر اور ملی جلی تہذیب پہ عکّاسی کرتا ہے۔ دس دنوں تک چلنے والا یہ تہوار ہر طرف امن اور خوش حالی کا سماں باندھ دیتا ہے۔

پونگل تمل ناڈو کا خاص تہوار ہے، یہ تمل مہینے ''تھائی'' یعنی جنوری فروری میں منایا جاتا ہے۔ تمل ناڈو اور کیرالہ میں اسے پونگل اور کرناٹک میں سنکرانتی کہتے ہیں۔ پونگل کا لفظی مطلب ہے ''چاول کی کھیر'' جو اس موقعے پر غریبوں کو کھلائی جاتی ہے۔ پونگل دراصل نئی فصل کے کٹنے سے پیدا ہونے والی خوشی، بے فکری اور مسّرت کے اظہار کا تہوار ہے۔ یہ تین دن تک منایا جاتا ہے۔ پہلا دن ''بھوگی پونگل'' کہلاتا ہے۔ اس دن گھروں کی صفائی کر کے بے کار اور پرانی چیزوں کو جلا دیا جاتا ہے۔ دوسرا دن ''سوریہ پونگل'' ہے۔ اس دن سورج کی عبادت کی جاتی ہے۔ تہوار کا تیسرا دن ''مٹو پونگل'' ہے۔ یہ مویشیوں کی خدمت کا دن ہے۔ شام کو مندروں میں پوجا ہوتی ہے۔ بعد میں بیل گاڑیوں کی دوڑ ہوتی ہے۔ اس دن پتنگ بازی ہوتی ہے اور شمار بھی کھیلا جاتا ہے۔

عیدالفطر جسے میٹھی عید بھی کہتے ہیں مسلمانوں کا سب سے بڑا تہوار ہے۔ یہ رمضان کا مہینہ ختم ہونے کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ جب رمضان کی آخری تاریخ کو نیا چاند دکھائی دیتا ہے تو اگلے دن بڑی دھوم دھام سے عید منائی جاتی ہے۔ عید کے دن نماز ادا کرنے سے پہلے اناج یا اناج کے برابر مقررہ رقم، جسے فِطرہ کہتے ہیں، غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسی لیے اس عید کو عیدالفِطر کہتے ہیں، عید کی صبح کو مسلمان نئے نئے کپڑے پہنتے ہیں اور عطر لگاتے ہیں۔ عیدگاہ اور دوسری بڑی مسجدوں میں جا کر عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز کے بعد ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو سویّاں اور مٹھائی کھلاتے ہیں اور خود بھی اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ دن بھر بڑی چہل پہل رہتی ہے۔ بچّوں کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہتا۔ انھیں تو بس عیدی وصول کرنے میں ہی مزہ آتا ہے۔ عید کے دن غیر مسلم حضرات بھی اپنے مسلمان بھائیوں کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں اور اُن کی خوشی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ عید کا تہوار پوری انسانیت کے لیے رحمتوں، آپسی میل جول اور خوشیوں کا خزانہ لٹاتا ہوا آتا ہے۔

عیدالفطر کی طرح عیدالاضحیٰ بھی مسلمانوں کا ایسا مقدّس تہوار ہے۔ یہ ذی الحجّہ کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اسے بقرعید اور عید قرباں بھی کہتے ہیں۔ خدا نے پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کو بشارت دی کہ اگر تم مجھ سے سچّی عقیدت رکھتے ہو تو میرے نام پر اپنے بیٹے کو قربان کر دو۔ حضرت ابراہیم فوراً حضرت اسماعیل کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے، گلے پر جیسے ہی چھُری پھیری اللہ کے حکم سے حضرت اسمٰعیل کی جگہ ایک دنبہ آ گیا۔ اسی قربانی کی یاد میں بقرعید منائی جاتی ہے۔ اس دن بھی مسلمان نئے نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ عیدگاہ جا کر عید کی نماز پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ گھر واپس آ کر قربانی کرتے ہیں۔ غریبوں اور رشتے داروں میں قربانی کا گوشت تقسیم کرتے ہیں۔ اس روز ہر طرف خوشی کا سماں ہوتا ہے۔ ان ہی دنوں میں مکّہ معظّمہ میں حج ادا کیا جاتا ہے۔

25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ کی ولادت کا دن ہے۔ عیسائی اسے کرسمس ڈے اور بڑا دن بھی کہتے ہیں۔ وہ اس دن کو بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ اس روز عیسائی گرجا گھروں اور اپنے گھروں میں روشنی کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔

رات کو لوگ عیسیٰ مسیح کی عظمت اور عقیدت کے گیت گاتے ہیں۔ اس دن گرجا گھر میں خاص عبادت کی جاتی ہے۔ خوش حال لوگ غریبوں کو تحفے دیتے ہیں۔ جگہ جگہ کرسمس میلے لگتے ہیں، جس میں بچّوں کے لیے کھانے پینے کی بہت سی چیزیں ملتی ہیں۔ اس دن گھروں میں کرسمس کا پیڑ بھی روشنیوں سے سجایا جاتا ہے۔ کرسمس کی خوشی، عقیدت مندوں کے اظہارِ عقیدت اور غریبوں کی مدد کا تہوار ہے۔

گرونانک جینتی سکھوں کا خاص تہوار ہے۔ سکھ مذہب کے بانی گرونانک دیو کی پیدائش کے دن یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ اس دن گرودواروں کو خوب سجایا جاتا ہے۔ گروگرنتھ صاحب کا پاٹھ کیا جاتا ہے۔ پربھات پھیریاں نکالی جاتی ہیں۔ شام کو بہت بڑا جلوس نکالا جاتا ہے۔ راستے میں جگہ جگہ شربت، پھل اور کھانے کی چیزیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ سارے راستے گرو گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہوتا ہے۔

بیساکھی بھی سِکھوں کا نہایت مشہور و معروف تہوار ہے۔ یہ 13 اپریل کو بیساکھ کے مہینے میں پنجاب میں منایا جاتا ہے۔ یہ مذہبی تہوار بھی ہے اور فصلی تہوار بھی۔ اسی دن سکھوں کے دسویں اور آخری گرو، گروگوبند سنگھ نے خا پنتھ قائم کیا تھا۔ یہی وقت فصل کٹنے کا بھی ہے۔ اس موقعے پر کسان بہت مطمئن، خوش اور بے فکر نظر آتے ہیں۔ بیساکھی کے دن ہر سِکھ کے لیے گردوارہ جانا لازمی ہوتا ہے۔ اس دن پنجاب میں جگہ جگہ میلے لگتے ہیں۔ نوجوان بھانگڑا ناچ کا مظاہرہ کرتے ہیں جو پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس دن لڑکیاں فصل سے متعلق گیت گاتی ہیں۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

عقیدہ - ایمان، پکّا یقین (believe) انبار - ڈھیر، ذخیرہ (stock) باشندہ - رہنے والا، بسنے والا (citizen) استقبال کرنا - خیر مقدم کرنا (welcome) مویشیوں - مویشی کی جمع، بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ (pet animal like goat, buffalio,sheep etc)

اہتمام - انتظام، بندوبست (arrangment) ولادت - پیدائش، جنم (born) بشارت - خوش خبری، اچھی خبر (good news)

فصلی تہوار - وہ تہوار جو فصل کٹنے کے وقت منائے جاتے ہیں، (crop festival) خا پنتھ - سکھ مذہب (Sikh religion)

معروف - مشہور، جانا پہچانا (famous) مظاہرہ - دکھانا، ظاہر کرنا، (show) لازمی - ضروری (important)

ا۔ سوچیے اور بتایئے:-

ا۔ تہواروں سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے؟

۲۔ ہولی کا تہوار کس واقعے کی یاد دلاتا ہے؟

۳۔ دیوالی کیوں منائی جاتی ہے؟

۴۔ اونم کا تہوار کس طرح مناتے ہیں؟

۵۔ ''پونگل' کے لفظی معنی کیا ہیں اور یہ کس علاقہ کا تہوار ہے؟

۶۔ عیدالفطر کب اور کیوں منائی جاتی ہے؟

۷۔ عیدالاضحٰی کا تہوار کس قربانی کی یاد دلاتا ہے؟

۸۔ کرسمس ڈے کسے کہتے ہیں؟

۹۔ گرونانک جینتی کیوں منائی جاتی ہے؟

۲۔ کالم 'الف' سے کالم 'ب' کو ملایئے:-

(الف)	(ب)
دیوالی کا تہوار	لوگ نفرت اور ناراضگی کو بھلا کر رنگ کھیلتے ہیں اور آپس میں گلے ملتے ہیں۔
اونم کا تہوار	حضرت عیٰسی مسیح کی عظمت اور عقیدت کے گیت گاتے ہیں۔
ہولی کے تہوار میں	سکھ مذہب کے بانی کی پیدائش کی یاد میں منائی جاتی ہے۔
کرسمس ڈے موقعے پر	بدی پر نیکی کی فتح کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔
بقرعید کا تہوار	سیکولر اور ملی جلی تہذیب کی عکاسی کرتا ہے۔
گرونانک جینتی	حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

14

کابلی والا

Kabuli Wala

میری پانچ برس کی بچّی جس، کا نام مُنّی ہے، گھڑی بھر کو خاموش نہیں رہتی۔ ایک دن صبح سویرے میں اپنے ناول کا سترہواں باب لکھ رہا تھا۔ مُنّی نے آ کر کہا:

''بابو جی! سُبودھ (میرا نوکر) کوّے کو کاگ کہتا ہے، وہ کچھ نہیں جانتا۔'' اور اس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں اُس نے دوسری بات شروع کر دی: ''دیکھیے بابو جی بھولا کہتا ہے کہ آسمان میں ہاتھی اپنی سونڈوں سے پانی برساتے ہیں۔ بھولا ایسی ہی جھوٹی باتیں کرتا ہے۔''

میں نے ہنس کر مُنّی سے کہا: ''مُنّی تو بھولا کے ساتھ جا کر کھیل، مجھے اس وقت کام کرنا ہے۔''

میرا گھر سڑک کے کنارے ہے۔ ایک دن مُنّی میرے کمرے میں کھیل رہی تھی۔ اچانک وہ کھیل چھوڑ کر برامدے میں دوڑتی ہوئی گئی اور زور زور سے ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارنے لگی۔

کابلی والے کے کندھے پر میوے کا تھیلا اور ہاتھ میں انگوروں کی پٹاری تھی۔ موٹے موٹے کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا کُرتا پہنے، صافہ باندھے، لمبے ڈیل ڈول کا ایک کابلی والا سڑک پر آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا۔

مُنّی کی آواز سُن کر، ہنس مُکھ کابلی والے نے گھوم کر دیکھا۔ مُنّی گبھرا گئی اور اُس کابلی والے کو پھاٹک میں اندر آتا دیکھ کر بھاگ گئی۔ اس لیے کہ مُنّی کی ماں کہا کرتی تھی کہ کابلی والے بچوں کو تھیلے میں ڈال کر لے جاتے ہیں۔

میں نے مُنّی کا خوف دور کرنے کے لیے اُس کو اندر سے بُلایا۔ کابلی والا اپنی جھولی سے کِشمِش نکال کر مُنّی کو دینے لگا۔ مُنّی کسی طرح لینے پر راضی نہ ہوئی۔ اُس کا شبہ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ ڈر کر مجھ سے لپٹ گئی۔

کابلی والے سے میرا اتعارف اس طرح ہوا۔

میں ایک روز کسی ضروری کام سے باہر جا رہا تھا، دروازے پر دیکھ کہ مُنّی اُس کابلی والے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ بادام اور کشمش لیے ہوئے تھی۔ میں نے کابلی والے سے کہا: یہ سب کیوں دیا؟ اب مت دینا۔" یہ کہہ کر میں نے جیب سے اُٹھنّی نکال کر کابلی والے کو دی۔ اُس نے بلا جھجکے اُٹھنّی لے کر جیب میں ڈال لی۔

جب میں کام سے لوٹ کر گھر آیا تو میں نے دیکھا کہ اُس اُٹھنّی کی وجہ سے گھر میں بڑا شور مچا ہوا ہے۔ مُنّی کی ماں اُس سے ڈانٹ کر پوچھ رہی تھی کہ تو نے اُس سے اُٹھنّی کیوں لی؟ مُنّی کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے۔ اُس نے کہا: "میں نے نہیں مانگی، وہ اپنے آپ دے گیا۔" میں مُنّی کو لے کر باہر چلا گیا۔

معلوم ہوا کہ یہ کابلی والے کا دوسرا پھیرا نہیں تھا، وہ روز روز گھر آتا تھا۔ اور پیسے بادام دے کر اُس نے مُنّی سے دوستی کر لی تھی۔

کابلی والے کا نام رحمت تھا۔ رحمت اور مُنّی کی عمر میں زمین آسمان کا فرق تھا، پھر بھی دونوں ایک دوسرے کے دوست ہو گئے۔ اُن دونوں میں کچھ بندھی ٹکی باتیں ہوتی تھیں۔

کابلی والا کہتا: "مُنّی سسرال جاؤ گی؟" مُنّی نہیں جانتی تھی کہ سُسرال کسے کہتے ہیں؟ لیکن بھلا وہ چپ رہنے والی کہاں تھی۔ وہ اُلٹا کابلی والے سے پوچھتی: "تم سُسرال جاؤ گے؟" رحمت گھونسا تان کر کہتا: "میں تو سُسرے کو ماروں گا۔" یہ سُن کر مُنّی خوب ہنستی۔

ہر سال جب جاڑے کا موسم ختم ہونے لگتا، تو رحمت اپنے وطن جانے کی تیاری کرتا گھر گھر جا کر اپنا روپیہ وصول کرتا۔ مگر ایک بار مُنّی سے ملنے ضرور آتا۔

ایک دن میں اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا۔ اچانک گلی میں بڑا شور وغُل سنائی دیا۔ میں نے کھڑے ہو کر دیکھا

رحمت کو دو سپاہی باندھے لیے جا رہے تھے، پیچھے سے لڑکوں اور راہ گیروں کا مجمع چلا آ رہا تھا۔ رحمت کے کُرتے پر خون کے دھبے تھے اور ایک سپاہی کے ہاتھ میں خون سے بھری چُھری تھی۔ میں بھاگا گیا اور سپاہیوں کو روک کر پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' معلوم ہوا کہ پڑوس میں ایک چپراسی نے رحمت سے ایک چادر لی تھی اور اب وہ دام دینے سے انکار کرتا تھا، اس پر جھگڑا ہو گیا اور رحمت نے غصّے میں چپراسی پر چھری سے حملہ کر دیا۔

رحمت اس بے ایمان چپراسی کو سینکڑوں گالیاں دے رہا تھا۔ اس بیچ میں ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارتی ہوئی مُنّی بھی وہاں آ گئی۔

رحمت کا چہرہ دَم بھر کے لیے خوشی سے کِھل اُٹھا۔ مُنّی نے آتے ہی اُس سے پوچھا: ''تم سُسرال جاؤ گے؟''

رحمت نے ہنس کر کہا: ''ہاں وہیں جا رہا ہوں۔'' اُس نے دیکھا کہ اِس جواب سے مُنّی کو ہنسی آ گئی تب اُس نے گھونسا دکھا کر کہا: ''میں سُسرے کو مارتا تو ضرور، لیکن کیا کروں میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

کچھ دنوں کے بعد اِس جُرم میں رحمت کو سات سال کی سزا ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد کئی دن گزر گئے، مُنّی کابلی والے کو بھول گئی۔

مُنّی بڑی ہو گئی اور پھر اُس کی شادی بھی طے ہو گئی۔ آخر کار شادی کی تاریخ آ پہنچی۔ مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا، اچانک اُس وقت رحمت وہاں آ گیا۔

پہلے تو میں اُس کو پہچان نہ سکا، اس کی ہنسی سے سمجھ گیا کہ یہ رحمت ہے۔ میں نے پوچھا: ''کیوں رحمت کب آئے؟''

''کل ہی شام کو جیل سے چھوٹا ہوں۔''

میں نے کہا: آج تو میں بہت مصروف ہوں، پھر کبھی آنا۔''

وہ اُداس ہو کر جانے لگا، لیکن پھر ہچکچاتے ہوئے بولا: ''بابو جی! مُنّی کہاں ہے؟''

میں نے کہا: ''آج گھر میں کام ہے، مُنّی سے بھی ملاقات نہ ہو گی۔'' وہ اُداس ہو گیا۔

''اچھا..... بابو جی سلام۔'' کہہ کر جانے لگا۔

مجھے جیسے دھکّا سا لگا۔ جی چاہا کہ اُس کو بلا لوں۔ اتنے میں دیکھا کہ وہ خود ہی واپس آ رہا ہے۔ واپس آ کر اُس نے کہا: ''یہ کچھ کشمش بادام مُنّی کے لیے لایا تھا، اُس کو دے دیجیے۔''

میں نے اس کی قیمت ادا کرنی چاہی۔ تب اُس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: ''آپ کی مہربانی میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے قیمت نہ دیجیے، بابو جی! مُنّی جیسی میری بھی بیٹی ہے، اِسی لیے میں اُس کے لیے میوہ لاتا تھا۔ میں یہاں سودا بیچنے نہیں آتا۔''

اِتنا کہہ کر اُس نے کُرتے کے اندر سے ایک میلے کاغذ کی پُڑیا نکالی۔ بڑی احتیاط سے پُڑیا کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔

اُس کاغذ پر ایک چھوٹے سے ہاتھ کا نشان تھا۔ اپنی بیٹی کی اِس نشانی کو چھاتی سے لگا کر رحمت اِتنی دور سے میوہ بیچنے کلکتہ آیا تھا۔

یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں سب کچھ بھول گیا، بس یہ بات یاد رہ گئی کہ میں بھی باپ ہوں اور وہ بھی باپ ہے۔ میں نے اُسی وقت مُنّی کو اندر سے بلایا۔ مُنّی شادی کے کپڑے اور زیور پہنے ہوئے آئی، اور شرمائی شرمائی میرے سامنے کھڑی ہو گئی۔

اُس کو دیکھ کر کابلی والا گھبرا سا گیا اور بات بھی نہ کر سکا۔ پھر اُس نے ہنس کر کہا:

مُنّی! تو سُسرال جا رہی ہے؟''

اب مُنّی سُسرال کے معنی سمجھنے لگی تھی، اس نے شرما کر سر جھکا لیا۔ رحمت کچھ سوچ کر زمین پر بیٹھ گیا۔ جیسے اُس کو یکا یک احساس ہوا کہ اُس کی لڑکی بھی اِتنے دنوں میں بڑی ہو گئی ہوگی۔ اِن آٹھ برسوں میں اُس کا کیا ہوا، کون جانے! وہ اُس کی یاد میں کھو گیا۔

رابندر ناتھ ٹیگور

مشق

الفاظ اور معنی (Word Meaning)

باب - کتاب کا ایک مکمل حصّہ، دروازہ (door) صافہ - پگڑی (pagri) خوف - ڈر (fear) مجمع - بھیڑ (rush)
شبہ - شک (doubt) مصروف - کسی کام میں لگا ہوا (busy) میوہ - سوکھے پھل جیسے پستہ، بادام، کشمش وغیرہ، (dryfruits) پڑیا - کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا جس میں کوئی چیز لپیٹی جائے، (paper packing)

ا۔ سوچیے اور بتائیے:-

ا۔ مُنّی کون تھی؟

۲۔ مُنّی نے بابو جی سے سبودھ کی کیا شکایت کی؟

۳۔ کابلی والے کو دیکھ کر مُنّی کیوں گھبرا گئی؟

۴۔ کابلی والے کا حلیہ کیسا تھا؟

۵۔ مُنّی کی ماں اُسے کس بات پر ڈانٹ رہی تھیں؟

۶۔ وطن جانے سے پہلے کابلی والا گھر کیوں جاتا تھا؟

۷۔ کابلی والے کو جیل کیوں بھیجا گیا؟

۲۔ خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے:-

ا۔ میں اپنے ناول کا ____________ باب لکھ رہا تھا۔

۲۔ کابلی والے سے میرا ____________ اس طرح ہوا۔

۳۔ کابلی والے کا نام ____________ تھا۔

۴۔ پیچھے سے لڑکوں اور راہ گیروں کا ____________ چلا آ رہا تھا۔

۵۔ کابلی والا کہتا: مُنّی ____________ جاؤ گی؟''

۶۔ رحمت گھونسا تان کر کہتا، ''میں تو ____________ کو ماروں گا۔''

۳۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:-

صافہ ڈیل ڈول خوف مصروف احتیاط

۴۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیے:-

دوست پیچھے بے ایمان خوشی خوش نما الٹا انکار

۵۔ نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:-

دام وصول کرنا لین دین کرنا وار خالی جانا حق مارنا مال دبا لینا

۶۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنا کر لکھیے:-

باتیں آنسو راہ گیر لڑکی میوہ سپاہیوں چادر مہمانوں برسوں

۷۔ نیچے دیئے ہوئے جملوں کو کہانی کی ترتیب سے لکھیے:-

۱۔ مُنّی کی ماں اُس سے ڈانٹ کر پوچھ رہی ہے کہ تو نے اُس سے اُٹھنّی کیوں لی؟

۲۔ رحمت کا چہرہ دم بھر کے لیے خوشی سے کھل اٹھا۔

۳۔ دروازے پر دیکھ کہ مُنّی اس کابلی والے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔

۴۔ مُنّی بڑی ہو گئی اور پھر اُس کی شادی بھی طے ہو گئی۔

۵۔ میری پانچ برس کی بچّی، جس کا نام مّنی ہے، گھڑی بھر کو بھی خاموش نہیں رہتی۔

۶۔ اب مُنّی سسرال کے معنی سمجھنے لگی تھی، اس نے شرما کے سر جھکا لیا۔

۷۔ یہ کچھ کشمش بادام مُنّی کے لیے لایا تھا، اس کو دے دیجیے۔

۸۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے غلط (✗) کا نشان لگائیے:-

۱۔ میری چھ برس کی بچّی، جس کا نام چُنّی ہے۔ ☐

۲۔ سُبودھ نوکر کا نام ہے جو کوّے کو کاگ کہتا ہے۔ ☐

۳۔ میرا گھر سڑک سے دور ہے۔ ☐

۴۔ کابلی والا ہنس مکھ تھا۔ ☐

15

گرمی آئی

Summer coming

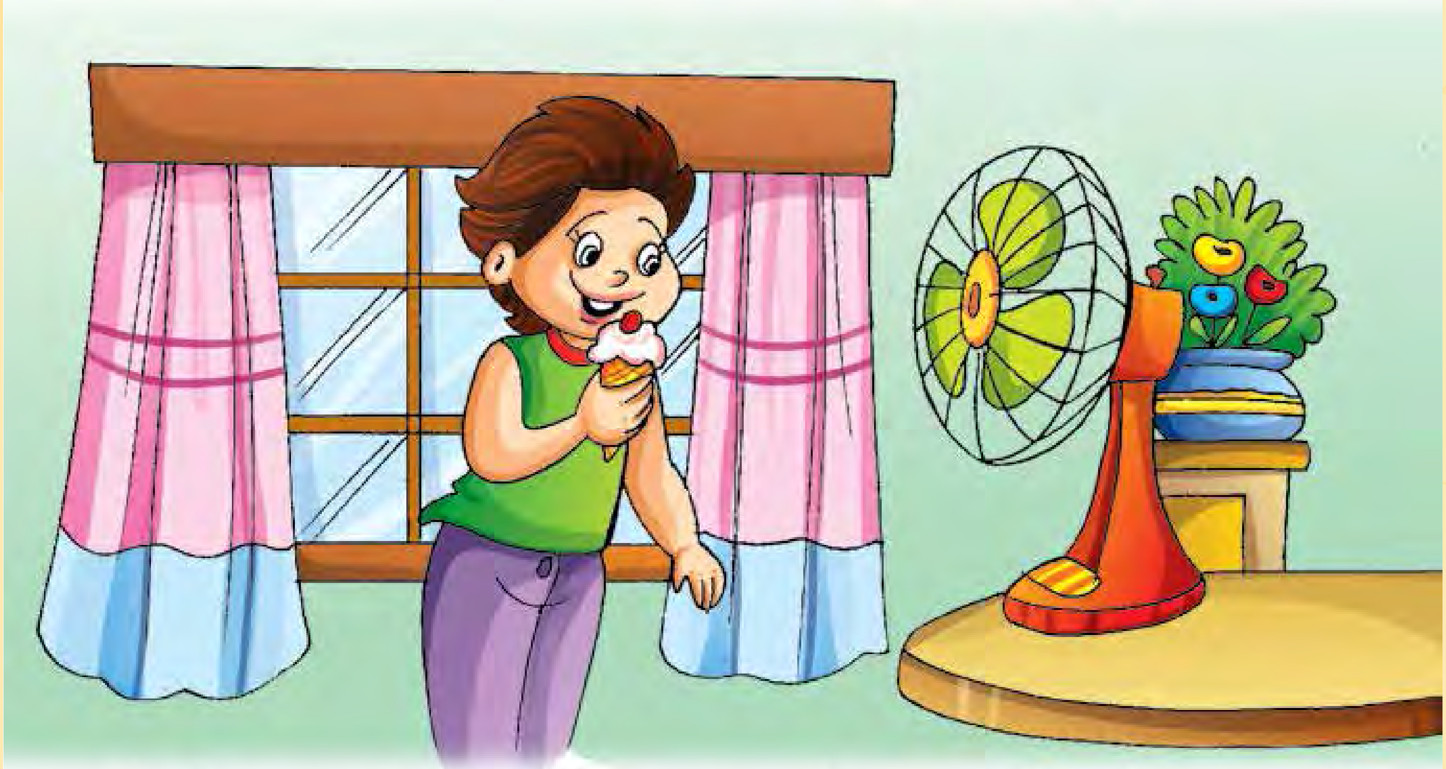

گرمی آئی گرمی آئی
سورج نے بھی لی انگڑائی

چلتے ہیں جب لُو کے جھکّڑ
تب لگتے ہیں آگ کے تھپّڑ

دھوپ کی چادر ہر جا سر پر
کیسے نکلیں گھر سے باہر

صبح نہاؤ شام نہاؤ
مچھر اور گرمی سے بچاؤ

سنتے ہیں ہر اک کی زبانی
لاؤ پانی لاؤ پانی

آئس کریم، لسّی اور شربت
بچّوں کو ہے ان کی رغبت

پی لو تم کتنا بھی پانی
پھر بھی پیاس نہیں ہے جاتی

برف، لالی پاپ اور قلفی
بجتی ہے بس ان کی بنسی

بس یوں ہے یہ موسم اچھا
اس میں ہے چھٹّی کا مہینہ

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

لُو = وہ گرم ہوا جو گرمی کے موسم میں چلتی ہے، (hot air) جھکّڑ = تیز ہوا، ہر جا = ہر طرف (everywhere)

۱۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

۱۔ آگ کے تھپّڑ کب لگتے ہیں؟

۲۔ گرمیوں میں بچّوں کو کس چیز سے رغبت ہوتی ہے؟

۳۔ گرمی کا موسم کیوں اچھّا ہے؟

۲۔ درج ذیل اشعار کو مکمّل کیجیے۔

۱۔ گرمی آئی گرمی آئی ____________

۲۔ ____________ لاؤ پانی لاؤ پانی

۳۔ پی لو تم کتنا بھی پانی ____________

۳۔ صحیح جُملے کے سامنے (✓) اور غلط جُملے کے سامنے (✗) کا نشان لگائیے۔

۱۔ سردیوں میں پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔

۲۔ گرمیوں میں پیاس نہیں لگتی۔

۳۔ لُو گرمی کے موسم میں چلتی ہے۔

۴۔ درج ذیل لفظوں کو جُملوں میں استعمال کیجیے۔

دھوپ ____________

مچھّر ____________

پیاس ____________

16

گھوڑے اور ہرن کی کہانی

A story of Horse and Dear

ہزاروں سال پُرانی بات ہے ایک ہرن اور ایک گھوڑے میں بڑی دوستی تھی۔ ایک بار کسی بات پر دونوں میں جھگڑا ہوگیا، مار پیٹ کی نوبت آ گئی۔ ہرن ہلکا پھُلکا تھا اور پھُرتیلا تھا۔ اُس نے اُچھل اُچھل کر گھوڑے کو پیٹا۔ مار پیٹ میں گھوڑے کو بہت چوٹ آئی۔ اُسے اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوگیا۔ گھوڑا کچھ نہ کر پایا اور ہرن مار پیٹ کر چلتا بنا۔

گھوڑے کو بہت غصّہ آیا۔ اُس نے سوچا، ہرن سے بدلہ لینا چاہیے، لیکن بدلہ لے تو کیسے! بہت دنوں تک جنگل میں مارا مارا پھرتا رہا۔ ایک دن اُس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو تیر کمان لیے شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ گھوڑے نے پوچھا:

”بھائی آدمی! تم جنگل میں اکیلے کیا کرتے پھر رہے ہو؟“

آدمی نے جواب دیا: ”میں شکاری ہوں اور شکار کی تلاش میں ہوں۔“

گھوڑے نے کہا: اگر میں تمھیں کوئی شکار دکھا دوں تو کیا تم اُسے مار دو گے؟“

”ہاں کیوں نہیں! میرا تو کام ہی یہ ہے۔“ شکاری نے کہا۔

اب تو گھوڑا خوش ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے شکاری سے کہا: اس جنگل میں ایک ہرن رہتا ہے۔ تم چاہو تو اس کو مار سکتے ہو۔"

شکاری نے کہا: مارنے کو تو میں ماردوں لیکن تم ہی بتاؤ کہ میں اُس کے پیچھے کیسے دوڑ سکتا ہوں؟ اگر تم میری مدد کردو تو میں اُسے ماردوں۔"

گھوڑے نے کہا: "میں تیار ہوں۔ بتاؤ میں تمھاری کیا مدد کروں؟"

شکاری نے کہا: "مجھے اپنی پیٹھ پر بٹھا لو اور وہاں لے چلو جہاں وہ ہرن رہتا ہے۔"

گھوڑے نے شکاری کو اپنی پیٹھ پر بیٹھا لیا تو شکاری نے کہا: "بھائی گھوڑے! ایک بات سُنو! اگر تمھیں تکلیف نہ ہو تو میں تمھارے منھ میں لگام ڈال لوں؟"

"لگام سے کیا ہوگا؟" گھوڑے نے پوچھا۔

شکاری نے کہا: لگام سے یہ فائدہ ہوگا کہ جس طرف ہرن نظر آئے گا، میں اُسی طرف لگام موڑ دوں گا، تم ادھر چل پڑنا۔ پھر میں اُسے اپنے تیر کا نشانہ بنا دوں گا۔"

گھوڑا تو ہر قیمت پر ہرن سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ اس نے کہا: "اچھی بات ہے، تم میرے منھ میں لگام ڈال دو۔"

شکاری نے گھوڑے کے منھ میں لگام ڈال دی اور دونوں ہرن کی تلاش میں نکل پڑے۔ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ہرن نظر آیا۔ گھوڑے نے کہا: "یہی ہے وہ ہرن، تم اسے ماردو۔"

شکاری نے گھوڑے کو اس کے پیچھے ڈال دیا۔ گھوڑا تیز تیز دوڑنے لگا۔ دوڑتے دوڑتے وہ ہرن کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ شکاری نے تیر چلایا۔ تیر ہرن کے سینے پر لگا۔ ہرن نے بھاگنے کی کوشش کی، لیکن تھوڑی دور جا کر گر پڑا۔

اب گھوڑے نے اطمینان کا سانس لیا کہ اُس کا دشمن مارا گیا۔ اُس نے شکاری سے کہا: بھائی شکاری! میں تمھارا احسان مند ہوں کہ تم نے میرے دشمن کا کام تمام کر دیا۔ اب تم اپنا شکار لے جا سکتے ہو۔"

شکاری نے کہا: "اِس میں احسان کی کیا بات ہے۔ مجھے شکار ملا اور اس کے ساتھ ایک اور فائدہ بھی ہوا۔"

"گھوڑے نے پوچھا: "کیا فائدہ؟"

شکاری نے کہا: "مجھے پہلے نہیں معلوم تھا کہ تم اتنے کارآمد ہو۔ اب پتہ چلا کہ تم بڑے کام کے جانور ہو۔" یہ کہہ کر

اس نے لگام کھینچی۔گھوڑا بے چارہ بے بس ہو گیا۔کرتا تو کیا کرتا۔شکاری گھوڑے کو بستی میں لے آیا۔وہ دن اور آج کا دن گھوڑے کے منھ سے لگام نہیں نکلی اور گھوڑے کا کام ہی یہ ہے کہ وہ آدمی اپنی پیٹھ پر بٹھائے پھرتا ہے۔اسی لیے تو کہتے ہیں کہ آپس کا لڑنا جھگڑنا ٹھیک نہیں۔

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

ترکیب - طریقہ، ڈھنگ، تدبیر (idea) کارآمد - کام آنے والا (useful) بے بس ہونا - مجبور ہونا، قابو نہ ہونا، (helpless)

کام تمام کرنا - مار ڈالنا، ختم کر دینا (the end) اطمینان کا سانس لینا - چین نصیب ہونا (feeling relief)

ا۔ سوچیے اور بتائیے:-

ا۔ ہرن نے گھوڑے کو کیوں مارا؟

۲۔ گھوڑا ہرن سے کیوں بدلہ لینا چاہتا تھا؟

۳۔ شکاری سے مل کر گھوڑا کیوں خوش ہوا؟

۴۔ گھوڑے نے ہرن سے کس طرح بدلہ لیا؟

۵۔ ہرن کے مارے جانے کے بعد گھوڑے نے شکاری سے کیا کہا؟

۶۔ شکاری نے گھوڑے کو کیا جواب دیا؟

۷۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا کیوں ٹھیک نہیں؟

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے صحیح (✓) اور غلط کے سامنے غلط (✗) کا نشان لگایئے:-

۱۔ ہرن اور گھوڑے میں بڑی دوستی تھی۔ ☐

۲۔ گھوڑا ہلکا پھلکا اور پھُرتیلا تھا۔ ☐

۳۔ شکاری نے گھوڑے کو اپنی پیٹھ پر بیٹھا لیا۔ ☐

۴۔ گھوڑا ہر قیمت پر ہرن سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ ☐

۵۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا ٹھیک بات ہے۔ ☐

۳۔ نیچے لکھی ہوئی باتوں کی وجہ لکھیے:-

۱۔ ہرن نے گھوڑے کو بہت پیٹا کیونکہ ____________

۲۔ گھوڑے کو غصّہ اس لیے آیا کہ ____________

۳۔ ہرن کے مرنے کے بعد گھوڑے نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ ____________

۴۔ شکاری کے سامنے گھوڑا بے بس تھا کیونکہ ____________

۵۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا ٹھیک نہیں کیونکہ ____________

۴۔ نیچے دیئے ہوئے جمع الفاظ کی واحد لکھیے:-

تجاویز	بستیاں	تکالیف	فوائد	مشکلات	تراکیب

۵۔ سبق کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریئے:-

ایک ہرن اور گھوڑے میں بڑی ____________ تھی۔ ایک بار کسی بات پر دونوں میں ____________ ہوگیا، ہرن ہلکا پھولکا تھا۔ اُس نے ____________ گھوڑے کو خوب ____________۔ گھوڑے نے ہرن سے بدلہ لینے کے لیے ایک ____________ کی مدد لی۔ اُس نے گھوڑے کی مدد سے ہرن کا شکار کیا۔ اب گھوڑے نے شکاری سے کہا: ''میرا ____________ ہوگیا۔ اب میرے منھ سے یہ لگام ____________ اور مجھے جانے دو، شکاری نے کہا یہ لگام اب تمھارے منھ سے نہیں نکلے گی، تم تو بڑے کام کے ____________ ہو، مجھے تو ____________ فائدہ ہوا، شکار بھی ملا اور کام کا جانور بھی۔

17

صبح کی آمد

(Morning Time)

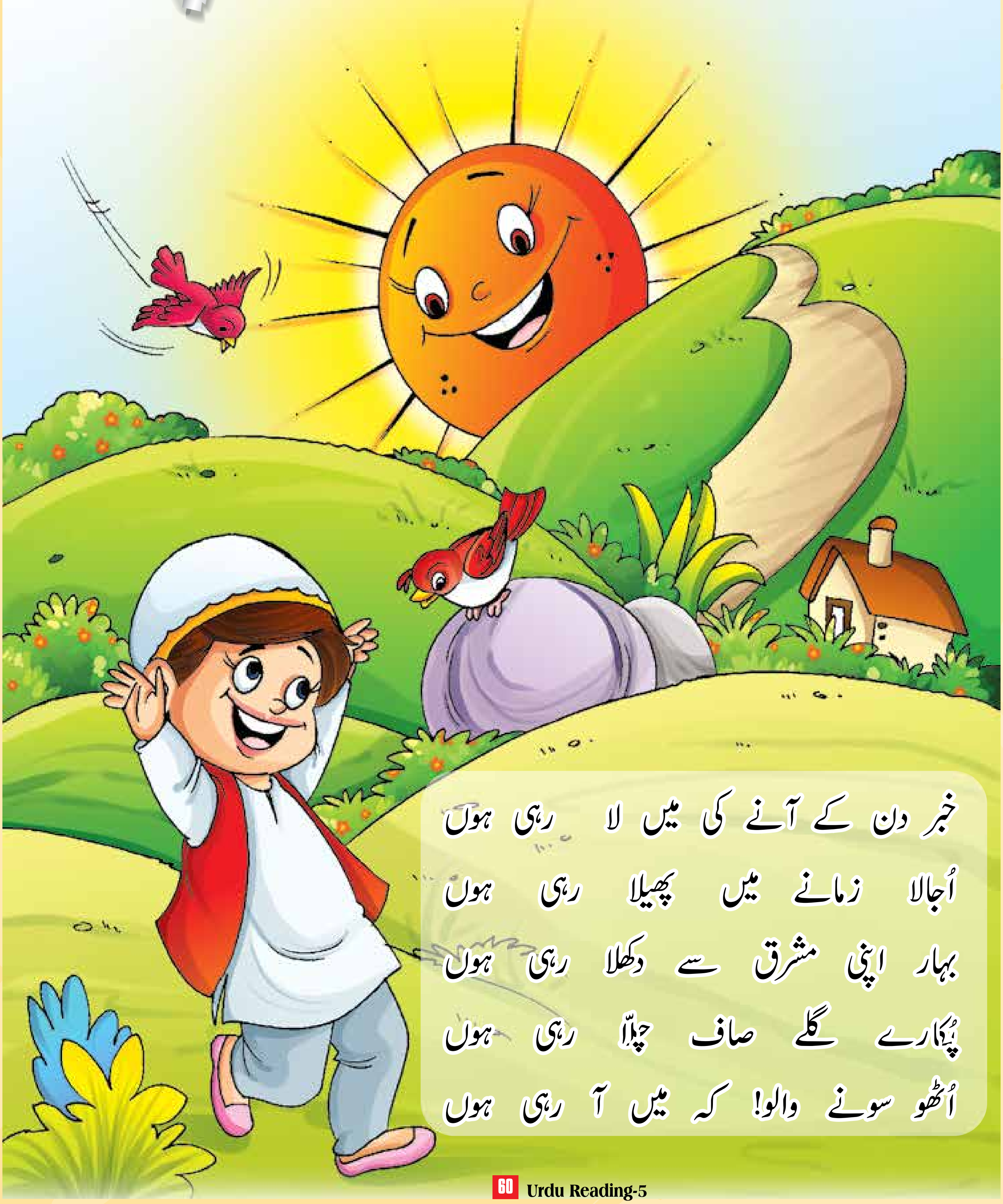

خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں
اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دکھلا رہی ہوں
پُکارے گلے صاف چلّا رہی ہوں
اُٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

اذان پر اذان مُرغ دینے لگا ہے
خوشی سے ہر اک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے
سُہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے
اُٹھو سونے والو! میں آ رہی ہوں

یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی
اِدھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی
دُموں کو ہلاتی پروں کو پُھلاتی
میری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی
اُٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور بن میں
ہر اک ملک میں دیس میں اور وطن میں
کھلاتی ہوئی پھول آئی چمن میں
بجھاتی چلی شمع کو انجمن میں
اُٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

پجاری کو مندر کے میں نے جگایا
مؤذّن کو مسجد کے میں نے اُٹھایا
بھٹکتے مسافر کو رستہ بتایا

اندھیرا گھٹایا اُجالا بڑھایا

اُٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں
لو ہشیار ہو جاؤ اور آنکھیں کھولو
نہ لو کروٹیں اور نہ بستر ٹٹولو
خدا کو کرو یاد اور منہ سے بولو
بس اب خیر سے اٹھ کے منہ ہاتھ دھولو
اُٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

(اسمٰعیل میرٹھی)

مشق

الفاظ اور معنی
(Word Meaning)

آمد = آنا (come) چمن = باغ (garden) بھٹکے ہوئے = بھولے ہوئے (forebding) شمع = چراغ، روشنی (light)

ہشیار = ہوشیار (intellegent) انجمن = محفل (party)

ا۔ سوچیے اور بتائیے۔

ا۔ دن کے آنے کی خبر کون لا رہا ہے؟

۲۔ ”بہار اپنی مشرق سے دکھلا رہی ہوں“ کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ درختوں کا منظر کیسا ہے؟

۴۔ صبح کو شمع کیوں بجھائی جاتی ہے؟

۵۔ صبح اپنے پڑھنے والوں کو کیا مشورہ دے رہی ہے؟

۶۔ مندر کے پجاری اور مسجد کے مؤذن کو کس نے اُٹھایا ہے؟

۲۔ خالی جگہوں میں صحیح لفظ لکھ کر مصرعہ مکمل کیجیے۔

۱۔ بہار اپنی ________ سے دکھلا رہی ہوں

۲۔ درختوں کے اوپر ________ چہچہا ہے

۳۔ یہ چڑیاں جو ________ پر ہیں غل مچاتی

۴۔ ہوئی مجھ سے ________ پہاڑ اور بن میں

۵۔ ________ کو مسجد کے میں نے اٹھایا

۳۔ متضاد لکھیے۔

اندھیرا	سونا	اٹھنا	ٹھنڈا	بُجھنا	مسجد	گھٹنا

۴۔ کالم (الف) اور کالم (ب) مین سے صحیح جوڑ ملائیے۔

(الف)	(ب)
خبر کی کے آنے میں لا رہی ہوں	نہ لو کروٹیں اور نہ بستر ٹٹولو
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے	ہر ایک ملک میں دیس میں اور وطن میں
ہوئی مجھ سے رونق پہاڑوں اور بن میں	اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
خدا کو کرو یاد اور منھ سے بولو	ادھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی
یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی	سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے

۵۔ مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے قافیے نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔

بن ______ ______ ______

مچاتی ______ ______ ______

جگایا ______ ______ ______

کھولو ______ ______ ______

٦۔ نظم سے ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیے جب میں 'پھ' 'ٹھ' 'جھ' 'گھ' کا استعمال کیا گیا ہے۔

مثال گھ + ٹ + ا + ی + ا = گھٹایا

______ ______ ______

______ ______ ______

______ ______ ______

______ ______ ______